باب نمبر8

پاکستانی ثقافت

سوال 1: جان ۔ایف سیوبر کی بیان کردہ ثقافت کی تعریف بیان کیجئے نیز ہماری قومی زندگی میں ثقافتی مماثلتوں کا اظہار واضح کیجئے۔ (لاہور بورڈ 2010)

جواب: ثقافت سے مراد ''کسی بھی معاشرے کا مجموعی طرزِ عمل ہے۔''

اس طرزِ عمل میں ہماری زندگی کے تمام پہلو شامل ہیں۔ ہماری زبان، طرزِ لباس، خوراک، رہائش، عادات، رسم و رواج، عقائد، طرزِ تعلیم اور تمام وہ امور شامل ہیں جن سے ہمارا واسطہ معاشرے کا رکن ہونے کے ناطے سے پڑتا ہے۔

جان ۔ایف سیوبر:

ایک ماہر عمرانیات جان ایف سیوبر نے ثقافت کی زیادہ جامع تعریف پیش کی ہے۔ اس کے نزدیک:

''ثقافت ایک سیکھا ہوا طرزِ عمل اور اس کے نتائج سے پیدا شدہ ایک ایسا نقش ہے جو ہر لحہ تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ یہ معاشرے کے مختلف افراد کے درمیان رواج پاتی ہے۔ اس میں ہر قسم کا انسانی رویہ، اقدار، علوم اور مادی اشیاء شامل ہیں۔''

قومی زندگی میں ثقافتی مماثلتوں کا اظہار:

پاکستان اسلام کے نام پر قائم ہوا۔ یہاں کی اکثریت مسلمانوں پر مشتمل ہے اس لیے پاکستان میں اسلامی تہذیب و ثقافت قائم ہے۔ پاکستان کے چاروں صوبوں کی اپنی صوبائی ثقافتیں ہیں جو وہاں کے رہنے والوں کے رسم و رواج اور رہن سہن میں کسی حد تک علاقائی فرق اور مقامی اثرات کو واضح کرتی ہیں لیکن پاکستان کی ثقافت نے ان علاقائی فرقوں کے اثرات کو کافی حد تک کم کر دیا ہے۔ ذیل میں ہماری قومی زندگی میں ثقافتی مماثلتوں کا اظہار واضح کیا گیا ہے۔

۱۔ اسلامی تہذیب و ثقافت:

پاکستان کے ثقافتی ورثے کا نمایاں تشخص جنوبی ایشیاء میں پروان چڑھنے والی اسلامی تہذیب ہے۔ مسلمان جنوبی ایشیاء میں اسلام کی شمع لے کر آئے اور یہاں کے لوگوں کو ایک مرکزی نظامِ حیات دیا جس میں توحید، مساوات، بھائی چارہ، اخوت، انصاف اور سچائی کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ اس نظامِ حیات نے مقامی باشندوں کو بہت متاثر کیا اور تھوڑے ہی عرصے میں اسلام جنوبی ایشیا کے کونے کونے میں پہنچ گیا۔ اسلامی تہذیب و ثقافت، پاکستان کی ثقافت کا ایک نمایاں پہلو ہے۔

۲۔ مشترکہ ثقافت:

پاکستان کی ثقافت مختلف ثقافتوں سے مل کر بنی ہے اس میں عرب، ایران، ترکی، افغانستان، وسطی ایشیاء اور انگلستان کی ثقافتوں کے نمایاں اثرات موجود ہیں۔ ان کے علاوہ پاکستان کی چاروں صوبوں کی اپنی اپنی ثقافتیں ہیں۔ پاکستان کی ثقافت میں ان چاروں صوبائی اور علاقائی ثقافتوں کا رنگ بھی نمایاں ہے لیکن ان تمام علاقوں کے رہنے والوں اور مختلف زبانیں بولنے والوں کی ایک مشترکہ ثقافت رفتہ رفتہ پروان چڑھ رہی ہے۔ ہم جسے ''پاکستانی ثقافت'' کا نام دے سکتے ہیں۔ مختلف علاقوں میں رہنے کے باوجود یہ لوگ ایک دوسرے کے قریب ہیں اور ان کا اجتماعی ملی شعور اور قومی تشخص مضبوط ہو رہا ہے جس پر بجا طور پر فخر کیا جا سکتا ہے۔

۳۔ قومی زبان اُردو:

زبان کسی بھی ثقافت کا ایک اہم ورثہ ہوتی ہے۔ اُردو پاکستان کی قومی زبان ہے۔ یہ زبان قومی اتحاد و یکجہتی کا مؤثر اور اہم ذریعہ ہے۔ یہ

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

ایک ایسی زبان ہے جو چاروں صوبوں نیز قبائلی علاقوں میں تلفظ اور لب و لہجے کے معمولی فرق کے ساتھ بولی اور بخوبی سمجھی جاتی ہے اس طرح یہ زبان ملک میں رابطے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ اُردو کا دامن گراں قدر مذہبی، تہذیبی اور علمی و ادبی سرمائے سے مالا مال ہے۔

۴۔ علاقائی شاعری و ادب:

ہمارے مشترکہ ثقافتی اظہار ہماری شاعری، علاقائی شاعری اور ادب کی ان قدروں کے ذریعے سے ہوتے ہیں جو تمام علاقوں کے ادب میں یکساں طور پر موجود ہیں۔ تصوف، انسانیت، صلح و انصاف، محبت اور باہمی تعاون کا درس قومی اور صوبائی زبانوں کے ادیبوں اور شاعروں کی تحریروں میں ملتا ہے۔ ان شاعروں میں سلطان باہوؒ، بلھے شاہؒ، وارث شاہؒ (پنجاب سے)، شاہ عبدالطیف بھٹائیؒ، سچل سرمستؒ (سندھ سے)، رحمان باباؒ (سرحد سے) اور گل خان نصیرؒ (بلوچستان سے) شامل ہیں۔ ان سب بزرگوں نے محبت، الفت اور اخوت کا ایک جیسا سبق دیا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ ایک ہی پیغام ایک ہی بزرگ نے مختلف زبانوں میں دیا ہو۔ اس طرح بنیادی طور پر ثقافت کی مماثلت کا رنگ ہی اُبھرتا ہے۔

۵۔ ذرائع ابلاغ:

ذرائع ابلاغ سے مراد وہ ذرائع ہیں جن کے ذریعے ہم اپنا پیغام اور خیالات دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔ ان میں الیکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا شامل ہیں۔ ہمارے مقامی ذرائع ابلاغ میں مماثلت اور تنوع ثقافتی عناصر کے اظہار کا ذریعہ ہیں۔ اس سے قومی ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے اور ثقافتی مماثلتوں کا ورثہ پھلتا اور پھولتا ہے۔ ذرائع ابلاغ کے ذریعے ملک کے ایک حصے کو دوسرے حصے میں جانا اور پہچانا جاتا ہے اور غیریت کا احساس نہیں ہوتا۔

۶۔ صوبائی زبانیں:

پاکستان کے چاروں صوبوں کی اپنی اپنی صوبائی زبانیں ہیں۔ وہاں کے باشندوں کے رسم و رواج اور طرز بود و باش میں کسی حد تک تہذیبی فرق تو موجود ہے لیکن علاقے اور زبان کے فرق کے باوجود لوگوں میں وقت کے ساتھ ساتھ ثقافتی مماثلتیں پروان چڑھ رہی ہیں۔ مختلف علاقوں میں قیام پذیر ہونے کے باوجود لوگ ایک دوسرے سے قربت کا احساس رکھتے ہیں اور آپس میں جُڑے ہونے کا شعور رکھتے ہیں جس سے قومی تشخص مستحکم ہوتا ہے جسے بجا طور پر حوصلہ افزاء قرار دیا جاسکتا ہے۔

۷۔ فنونِ لطیفہ:

مسلمان حکمرانوں کے دور میں علم و ادب، موسیقی، مصوری، تعمیرات، خطاطی اور لسانیات نے خوب ترقی کی۔ ان شعبوں میں مسلمان فنکاروں کے کارہائے نمایاں ہمارا ثقافتی ورثہ ہیں اور ان کے حوالے سے ہمیں پہچانا جاتا ہے۔ پاکستان کے رہنے والوں کی علاقائی نسبت پنجابی، سندھی، پٹھان، بلوچ مختلف ہونے کے باوجود ان کے درمیان برادرانہ احساسات پائے جاتے ہیں اور مماثل ایمان کے رشتے سے وحدت کا ماحول قائم رہتا ہے۔

۸۔ نظامِ تعلیم:

ثقافت کے تسلسل کے لیے بچوں کے اذہان کی قومی خطوط پر تربیت کی جاتی ہے اور مماثل، مشترک ثقافتی اقدار ان کو ذہن نشین کروائی جاتی ہیں۔ تعلیمی نظام اور پڑھائے جانے والے مضامین اور موضوعات بھی ثقافتی مماثلتوں پر توجہ مرکوز کرنے کا باعث ہوتے ہیں۔ اس سے مشترکہ ثقافتی قدروں کو فروغ ملتا ہے اسی لیے نظام تعلیم کے اہم خدوخال کو تشکیل دینے کی ذمہ داری وفاقی حکومت نے اپنے پاس رکھی ہے۔ اس سے قوم کی نظریاتی سمت درست رہے گی اور نئی نسل کا مقامی ثقافتی ورثے سے لگاؤ بھی قائم رہے گا۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

۹۔ کھیل اور تفریحات:

ہماری تفریحات، کھیل اور مشاغل ہمارے مشترکہ ثقافتی ورثے کا اظہار کرتے ہیں اور پورے ملک میں ہاکی، کرکٹ، فٹ بال، والی بال، سکوائش، کبڈی اور کشتیاں وغیرہ یکساں مقبول ہیں۔ تمام علاقے کے لوگ ان میں دلچسپی لیتے ہیں اس لیے انہیں قومی حیثیت حاصل ہوگئی ہے۔ کھیل ہماری مشترکہ ثقافت کے آئینہ دار ہیں۔ یہ کھیل قومی صحت کی ضمانت ہیں۔ ان کھیلوں کے ذریعے بھی مشترکہ ثقافت اور تعلقات فروغ پاتے ہیں۔

۱۰۔ تہوار اور میلے:

تہوار اور میلے ہر قوم کی ثقافت کا اہم جزو ہوتے ہیں پاکستان میں ہر سال کئی تہوار اور میلے منعقد ہوتے ہیں اور لوگ خوشیاں مناتے ہیں۔ ان میں شندور میلہ، عُرس داتا صاحبؒ، عُرس بابا فرید گنج شکرؒ، عرس بابا سلطان باہوؒ وغیرہ مشہور ہیں۔ اسی طرح سے عیدین اور قومی تہوار بھی ہماری مشترکہ ثقافت کے اظہار کا ذریعہ ہیں۔

۱۱۔ طرزِ رہن سہن:

ہمارے ملک میں لوگوں کا طرزِ رہن سہن کافی حد تک ملتا جلتا ہے جو ہماری ثقافت کے اظہار کا اہم ذریعہ ہے۔

۱۲۔ لباس:

اسلامی نقطۂ نظر سے لباس کے انتخاب کے بنیادی اصول سادگی اور ستر پوشی ہیں اس کے علاوہ موسمی حالات کا بھی لباس پر گہرا اثر پایا جاتا ہے۔ سرد اور گرم آب و ہوا کے علاقوں میں لباس کا نمایاں فرق ہے لیکن ہمارے ملک کا قومی لباس شلوار قمیض ہے۔ قومی لباس کی وجہ سے مختلف علاقوں کے لوگوں کو قریب لانے میں مدد ملتی ہے اس لیے لباس بھی ہمارے مشترکہ ثقافتی ورثے کے اظہار کا اہم ذریعہ ہے۔

سوال 2: مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت پاکستان میں ثقافتی تنوع (اختلاف) کی وضاحت کیجئے۔

1۔ ملبوسات بہ نسبت آب و ہوا
2۔ لباس بہ نسبت معاشرتی مواقع
3۔ علوم وفنون
4۔ دستکاروں کی مہارتیں

جواب: پاکستان میں ثقافتی تنوع:

پاکستان کے مختلف علاقوں کے جغرافیائی حقائق اور آب و ہوا میں فرق کی وجہ سے مختلف علاقوں میں رہنے والے لوگوں کے رہن سہن، لباس، رسم و رواج اور فنون میں تنوع ہے۔ اس تنوع کی وجہ سے ہماری ثقافت کا دامن وسیع ہوگیا ہے اور ساخت و ہیئت کے اعتبار سے ہماری ثقافت رنگین ہوگئی ہے۔

1۔ ملبوسات بہ نسبت آب و ہوا:

لباس کے انتخاب پر موسمی حالات کا گہرا اثر ہوتا ہے۔ سرد اور گرم آب و ہوا کے علاقوں میں ایک جیسا لباس استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ مختلف موسمی خطوں کے ملبوسات کو ہم اس طرح بیان کر سکتے ہیں۔

شمالی علاقے: شمالی علاقوں میں جہاں سردی زیادہ ہوتی ہے عام طور پر موٹے کپڑے کا لباس استعمال کیا جاتا ہے جبکہ موسم گرم میں زیادہ گرمی نہ ہونے کی وجہ سے عام کپڑے استعمال ہوتے ہیں۔

پنجاب: پنجاب میں گرمیوں میں باریک اور کھلے اور سردیوں میں موٹا اونی لباس پہنا جاتا ہے۔ اکثر لوگ تہبند اور کرتہ پہنتے ہیں۔ مگر شہری علاقوں میں شلوار قمیض زیادہ مقبول ہے۔

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

سندھ اور بلوچستان: صوبہ سندھ اور بلوچستان میں بھی علاقائی اور موسمی ضروریات کے مطابق لباس کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ جن علاقوں میں سخت گرمی پڑتی ہے اور لو چلتی ہے وہاں کھلا لباس زیادہ مقبول ہے نیز سر اور گردن کو ڈھانپ کر رکھا جاتا ہے جبکہ سردیوں میں عموماً موٹے کپڑے استعمال کیے جاتے ہیں۔

ساحلی علاقے: ساحل سمندر کے ساتھ عام طور پر موسم یکساں رہتا ہے سردیوں میں بھی موٹے کپڑے کا استعمال کم ہی ہوتا ہے۔ جبکہ گرمیوں میں بھی زیادہ باریک کپڑے استعمال نہیں کیے جاتے۔

2۔ لباس بہ نسبت معاشرتی مواقع:

مجموعی اعتبار سے دیکھا جائے تو پاکستان میں مردوں کا لباس شلوار اور قمیض ہے۔ سر پر ٹوپی رکھنے یا پگڑی باندھنے کا رواج بھی ہے۔ کالی اچکن، شیروانی اور کالی واسکٹ بھی پہنی جاتی ہے اور سر پر جناح کیپ ہمارے قومی لباس کا حصہ ہے۔ خواتین عموماً شلوار اور قمیض کے ساتھ دوپٹہ یا چادر اوڑھتی ہیں۔ سندھ میں شیشوں والی ٹوپی، اجرک اور رَلّی کا رواج ہے۔

مردوں کا لباس: پنجاب کے اکثر اضلاع میں تہمد اور کُرتے کا رواج عام ہے۔ سرحد بلوچستان اور سندھ میں مردوں کا لباس شلوار اور قمیض ہے اور اس کے علاوہ کوٹ اور پتلون کا استعمال تمام صوبوں میں اعلیٰ تعلیم یافتہ حلقوں میں ہوتا ہے۔

خواتین کا لباس: پاکستان میں خواتین عموماً شلوار اور قمیض کے ساتھ دوپٹہ یا چادر اوڑھتی ہیں۔ پنجاب کے دیہی علاقوں میں خواتین تہمد اور قمیض کا استعمال بھی کرتی ہیں لیکن اس کا رواج اب کم ہو رہا ہے۔ پاکستان میں بعض مقامات پر ساڑھی بھی مقبول ہے۔ کسی تہوار اور خوشی کے موقع پر رنگ برنگے قدیم روایتی اور غمی کے موقع پر سادہ لباس استعمال کیا جاتا ہے۔

اسلامی نقطۂ نظر: اسلامی نقطہ نظر سے لباس کے انتخاب کے بنیادی اصول سادگی اور ستر پوشی ہیں جنہیں اکثر پیش نظر رکھا جاتا ہے۔

3۔ علوم و فنون:

فنون لطیفہ میں عام طور پر مصوری، خطاطی، فنِ تعمیر اور موسیقی کو شامل کیا جاتا ہے۔ علم و فن کے ان شعبوں میں پاکستان نے کافی ترقی کی ہے اور بہت کام ہوا ہے۔ نامور ادیبوں، شاعروں، مصوروں، محققین اور مصنفین نے نہ صرف علمی اور ادبی ورثے کی روایات کی حفاظت کی ہے بلکہ اس قومی سرمایہ میں قابل ذکر اضافہ بھی کیا ہے۔ یہ ہمارا گراں قدر ثقافتی ورثہ ہے۔

قیام پاکستان کے بعد فنون لطیفہ:

قیام پاکستان کے بعد مصوروں نے اعلیٰ پائے کی مصوری کی۔ خطاطوں نے قرآن پاک کی آیات کو نہایت خوبصورت اور اچھوتے انداز میں تحریر کیا ہے۔ نئی اور خوبصورت عمارات بھی تعمیر کی ہیں جن میں مسلمانوں کے روایتی فن تعمیر کے نمونوں کی عکاسی ہوتی ہے۔ موسیقی کے شعبہ میں بھی مسلمان فن کاروں نے نئے نئے تجربات کیے۔ ڈرامہ نگاری، تھیٹر اور سٹیج نے بھی ترقی کی۔ ٹیلی ویژن کے تعارف کے بعد فنون لطیفہ کی ترقی میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔

4۔ دستکاروں کی مہارتیں:

ملک کے تمام علاقوں میں دستکاری کا عمدہ کام نسل در نسل ہو رہا ہے اور ایک ہی خاندان کے افراد کے ہاتھوں میں رہتا ہے۔ زیادہ تر کام خواتین گھروں میں کرتی ہیں، جن کے کام میں صفائی اور نفاست ہوتی ہے۔ بعض اشیاء مرد اور خواتین مل کر تیار کرتے ہیں۔

سندھ: سندھ میں لباس پر شیشے لگانے کا نہایت نفیس کام ہوتا ہے۔ سندھی اَجرک (رنگ دار اور خوبصورت چادر) بہت مشہور ہے۔ اس کی مختلف

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

قسمیں ہوتی ہیں۔ کراچی میں سیپیوں کے زیور اور آرائش کی چیزیں، نیز پتھر کا سامان بنایا جاتا ہے۔

بلوچستان اور سرحد: بلوچستان اور سرحد میں کڑھائی اور شیشے کا کام بھی اعلیٰ قسم کا ہوتا ہے۔

پنجاب: پنجاب کی دستکاری کی صنعت کافی ترقی یافتہ ہے۔ ملتان میں اُونٹ کی کھال کے لیمپ شیڈز اور دیگر اشیاء معیار کے لحاظ سے اعلیٰ پایہ کی ہیں۔ مینا کاری والے ظروف بنانے میں بہاول پور اور ملتان کو شہرت حاصل ہے۔ چنیوٹ ان مقامات میں سرفہرست ہے جہاں لکڑی کے فرنیچر پر کھدائی کا عمدہ کام ہوتا ہے۔

غرضیکہ پاکستان کے بیشتر چھوٹے بڑے شہروں اور دیہاتوں میں دستکاریوں کے مراکز قائم ہیں اور عمدہ معیار کی مصنوعات تیار کی جارہی ہیں جن سے ہماری ثقافت کو فروغ مل رہا ہے اور ساتھ ہی ساتھ لوگوں کو روزگار مہیا ہو رہا ہے۔ ان مصنوعات کو بیرون ملک بھجوا کر زرِ مبادلہ بھی کمایا جا رہا ہے۔

سوال 3: اُردو زبان پر ایک نوٹ لکھیے نیز ثابت کیجئے کہ قومی زبان ذریعہ یکجہتی اور مماثلت ہے۔ (لاہور بورڈ 2009ء)

جواب: زبان:

زبان ثقافت کا اہم حصہ ہے کیونکہ خیالات و احساسات اور محسوسات کے اظہار کے لیے زبان اہم ترین ذریعہ ہے۔ زبان کسی بھی قوم کی شناخت کا ایک اہم ذریعہ ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ ہر قوم اپنی زبان کو عزیز سمجھتی ہے اور اس کے فروغ کے لیے مناسب اقدامات کرتی ہے۔

اُردو:

ترقی پذیر زبان:

اُردو ایک ترقی پذیر زبان ہے جس کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ مختلف زبانوں کے الفاظ اپنے اندر بخوبی جذب کر لیتی ہے۔ عربی، فارسی، ترکی اور جنوبی ایشیا کی مقامی زبانوں کے الفاظ کے علاوہ یورپ (انگریزی) کی کئی زبانوں کے الفاظ بھی اُردو میں رچ بس گئے ہیں۔ مثلاً بنگلہ، بس، سکول، کالج، ہسپتال، آپریشن، لیبارٹری، ٹیسٹ، سٹیشن، ریڈیو اور ٹی وی وغیرہ۔

اُردو زبان کی باقاعدہ ابتداء وارتقاء:

اُردو زبان کی باقاعدہ ابتداء مغلوں کے دور میں ہوئی خصوصاً مغل بادشاہ جہانگیر کی فوج میں برصغیر کے مختلف علاقوں کے لوگ شامل تھے جو مختلف زبانیں بولتے تھے۔ اُن کے باہمی ملاپ سے ایک نئی لشکری زبان وجود میں آئی۔ اُردو ترکی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی لشکر کے ہیں۔ جس کی وجہ سے اسے اردوئے معلیٰ اور بعد میں اُردو کہا جانے لگا۔ پاکستان میں اُردو زبان نے بہت ترقی کی ہے۔ ادیبوں اور شاعروں نے اپنی کاوشوں سے اسے بہت پھیلایا ہے۔

اُردو ادب اور ادارہ مقتدرہ قومی زبان:

ادیبوں اور شاعروں نے اپنی کاوشوں سے اُردو زبان کو بہت پھیلایا ہے۔ یہ نہ صرف بین الصوبائی رابطے کی زبان ہے بلکہ وسیلۂ تدریس بھی ہے۔ جدید علوم کو اس زبان میں منتقل کیا جارہا ہے۔ بیشتر دفتری اصطلاحات کا اُردو میں ترجمہ کیا جا چکا ہے۔ اس زبان کو دفتروں میں بتدریج رائج کیا جارہا ہے۔ حکومت نے اس کام کے لیے ایک ادارہ (مقتدرہ قومی زبان) قائم کیا ہے۔

قومی زبان:

قومی زبان سے مراد وہ زبان ہوتی ہے جو ملکی سطح پر بین الصوبائی رابطے کے لیے استعمال کی جائے اُسے دوسری علاقائی زبانوں پر فوقیت اور برتری حاصل ہوتی ہے۔ بہت سے ممالک میں ایک سے زیادہ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ کسی ایک ملک میں بولی جانیوالی تمام زبانیں اس ملک کی ثقافت کا حصہ ہوتی ہیں۔

قومی زبان کی اہمیت:

قومی زبان کے ذریعے مختلف علاقوں کے رہنے والوں کو ایک دوسرے کے قریب آنے میں مدد ملتی ہے۔ ان میں ہم آہنگی بڑھتی ہے اور قومی اتحاد کی فضا قائم ہوتی ہے۔ قومی زبان کو ملک کی دوسری علاقائی زبانوں پر فوقیت حاصل ہوتی ہے لیکن اس کا مطلب دوسری زبانوں کو نظر انداز کرنا نہیں ہوتا۔ یہ تمام زبانیں جو اپنے اپنے مخصوص علاقوں میں بتدریج پھلتی پھولتی رہتی ہیں، قوم کا مجموعی ثقافتی سرمایہ ہوتی ہیں۔

پاکستان میں بھی کئی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ان میں بڑی زبانیں پنجابی، سندھی، پشتو اور بلوچی خصوصی اہمیت کی حامل ہیں۔ یہ زیادہ تر اپنے اپنے علاقوں اور صوبوں کی نمائندگی کرتی ہیں۔ انہیں صوبائی زبانیں کہتے ہیں۔ یہ اپنے علاقوں کی ثقافت کے اظہار کا ذریعہ ہیں۔ اُردو پاکستان کی قومی زبان ہے جو لہجے کے معمولی فرق کے ساتھ پاکستان کے تمام علاقوں میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ پاکستان کے 1973ء کے دستور میں بھی اُردو کو قومی زبان قرار دیا گیا ہے۔

قومی زبان ذریعہ یکجہتی اور مماثلت:

شہریوں کے درمیان وابستگی کا ذریعہ:

پاکستان کی قومی زبان اُردو ہے اور یہ شہریوں کے درمیان وابستگی پیدا کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔ یہ باہمی اجنبیت کو کم کرتی ہے۔

تحریک آزادی میں کردار:

اُردو زبان کا تحریک آزادی پاکستان سے بہت قریبی تعلق رہا ہے۔ 1867ء میں اُردو اور ہندی زبان کے تنازعہ سے جنوبی ایشیاء کے مسلمانوں کی سیاسی سوچ نے ایک نیا رُخ اختیار کیا۔ اس واقعہ نے مسلمانوں پر واضح کیا کہ انہیں اپنے حقوق اور مفادات کی حفاظت کے لیے خود ہی علیحدہ خصوصی جدوجہد کرنا ہوگی۔

قومی شناخت کا ذریعہ:

اُردو جنوبی ایشیاء میں مسلمان حکمرانوں کے دور میں وجود میں آئی۔ عربی، فارسی اور ترکی زبانوں کے اثرات کی وجہ سے اسے مسلمانوں میں عام سطح پر مقبولیت حاصل ہوئی۔ اُردو نہ صرف ہماری ثقافت کا حصہ ہے۔ بلکہ یہ ہماری قومی شناخت کا باعث بھی ہے۔

بین الصوبائی رابطے کا ذریعہ:

قومی زبان اور صوبائی زبانوں میں قریبی تعلق ہوتا ہے لیکن بین الصوبائی رابطے کے لیے قومی زبان کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔ ان تمام زبانوں میں ایک ہی جیسے عنوانات پر اظہار خیال کیا جاتا ہے۔ اسلامی رنگ اور صوفیانہ کلام تمام زبانوں میں پڑھنے کو ملتا ہے۔

ابلاغ کا ذریعہ:

قومی زبان کے ذریعے ابلاغ میں آسانی ہوتی ہے۔ نہ صرف ملکی سطح بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی ابلاغ کے لیے قومی زبان کو ہی اہمیت دی جاتی ہے۔

اتحاد اور یکجہتی کا ذریعہ:

قومی زبان کے ذریعے اتحاد اور یکجہتی کے امکانات بڑھتے ہیں۔ ہمارے ذرائع ابلاغ، پریس، ریڈیو، ٹیلی ویژن اس میں بڑا اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان زبانوں کے مشترکہ ورثے کی تشہیر سے قومی ثقافت اور زبان نکھر کر اور مضبوط ہوتی ہے کیونکہ مختلف علاقوں کے لوگوں میں باہمی آگاہی اور ہم آہنگی بڑھتی ہے۔

باہمی افہام و تفہیم کا ذریعہ:

صوبائی زبانوں میں لکھی جانے والی تحریروں کا ترجمہ اُردو زبان میں ہو رہا ہے۔ لوک کہانیاں، قصے، ڈرامے، مضامین، اشعار اور نغمے اُردو

TopStudyWorld.com

زبان میں منتقل کیے جا رہے ہیں تا کہ زیادہ افراد ان سے استفادہ کریں اور عوامی افہام وتفہیم میں اضافہ کیا جا سکے۔

جامع اور ہمہ گیر ترقی کا ذریعہ:

قومی زبان کی ترقی درحقیقت عقل کی ترقی، قومیت اور انسانیت کی ترقی تصور کی جاتی ہے۔ اس طرح قومی زبان جامع اور ہمہ گیر ترقی کا ذریعہ ہوتی ہے۔

بین الاقوامی اہمیت:

قومی زبان کو بین الاقوامی لحاظ سے بھی اہمیت حاصل ہوتی ہے کیونکہ تمام ممالک کے درمیان رابطے کے لیے عام طور پر قومی زبان ہی کو فوقیت اور برتری حاصل ہوتی ہے۔

ثقافت کے اظہار کا ذریعہ:

قومی زبان ثقافت کے اظہار کا اہم ذریعہ ہوتی ہے کیونکہ کسی بھی ملک کی ثقافت کی پہچان یا شناخت کے اظہار کے لیے قومی زبان کو ہی فوقیت دی جاتی ہے۔ گو کہ علاقائی زبانیں بھی اس سلسلے میں بڑی معاون ثابت ہوتی ہیں۔

سوال 4: مندرجہ ذیل زبانوں پر نوٹ لکھیں: (لاہور بورڈ 10-2002ء)

1- پنجابی 2- سندھی 3- پشتو 4- بلوچی

جواب: 1- پنجابی

صوبہ پنجاب کی زبان:

صوبہ پنجاب کی زبان پنجابی ہے۔ یہ زبان پورے صوبے میں بولی جاتی ہے۔ پنجابی ایک قدیم زبان ہے، اس زبان میں ادبی روایت کا باقاعدہ آغاز مسلمانوں کی جنوبی ایشیا میں آمد کے بعد ہوا۔

پنجابی زبان کے لہجے:

صوبے کے مختلف حصوں میں بولی جانے والی پنجابی کے لہجوں میں فرق ہے مثلاً پوٹھوہاری اور ماجھی مشہور لہجے ہیں جبکہ ملتانی یا سرائیکی، چھاچھی، دھنی اور شاہ پوری لہجوں میں بھی پنجابی بولی جاتی ہے۔ ماجھی لہجہ معیاری لہجہ سمجھا جاتا ہے جو لاہور اور اس کے گردونواح کے اضلاع میں بولا جاتا ہے۔

بزرگانِ دین کی زبان اور مشہور شعراء:

پنجابی زبان کے علم وادب کی نشاندہی محمود غزنوی کے زمانے سے ہوتی ہے اس سلسلے میں حضرت بابا فرید گنج شکرؒ کا نام آتا ہے اُن کی شاعری کا موضوع پیار محبت، تصوف اور حُب الوطنی ہے۔ اس خطے کے بیشتر بزرگان دین اور صوفیائے کرام نے اپنے خیالات کے اظہار اور تبلیغ کے لیے اس زبان کو اپنایا۔ بابا فرید گنج شکرؒ، بابا گرونانک، شاہ حسینؒ، سلطان باہوؒ، بلھے شاہؒ، وارث شاہؒ، خواجہ فریدؒ اور فضل شاہؒ گجراتی نے پنجابی میں شاعری کے ذریعے اس زبان کو ہر دل عزیز بنایا۔

پنجابی نظم:

پنجابی زبان میں ڈھولے، ماہیے، ٹپے، گھوڑی، لوری، سمی وغیرہ مشہور ہیں۔

پنجابی نثر:

بیسویں صدی میں پنجابی زبان میں افسانہ، ناول اور ڈرامے لکھنے کا آغاز ہوا۔ قیام پاکستان کے بعد نثر نگاری اور پنجابی شاعری نے بہت

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

ترقی کی۔ پنجابی ادب اپنے اظہار کے حوالے سے ایک بھرپور تصویر پیش کرتا ہے جس کی دنیا کے ادب میں نظیر نہیں ملتی۔

پنجابی کی تعلیم:

صوبہ پنجاب میں سکولوں اور کالجوں میں پنجابی کو اختیاری مضمون کے طور پر پڑھایا جاتا ہے۔ پنجاب یونیورسٹی میں پنجابی زبان کا شعبہ قائم ہے جہاں ایم اے اور ڈاکٹریٹ کی سطح پر تعلیم دی جاتی ہے۔ پنجابی میں چند ادبی رسائل بھی شائع ہوتے ہیں۔

ریڈیو اور ٹیلی ویژن کا کردار:

ریڈیو اور ٹیلی ویژن پنجابی زبان کی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ بے شمار ٹی وی ڈرامے، فلمیں اور دیگر پروگرام پنجابی میں ترتیب دیئے گئے ہیں جو لوگوں کی تفریح کے ساتھ پنجابی کی ترویج میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ پنجابی زبان میں ٹی وی چینلز کا بھی آغاز ہو چکا ہے۔

2۔ سندھی

جنوبی ایشیا کی قدیم زبان:

سندھی جنوبی ایشیاء کی ایک بہت قدیم زبان ہے۔ وادیٔ مہران کی زبان بھی سندھی ہے جو کہ حروفِ تہجی کے اعتبار سے تھوڑی سی مختلف ہے۔ یہ زبان صوبہ سندھ میں بولی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ کچھ علاقے بلوچستان کے بھی ایسے ہیں جہاں سندھی بولی جاتی ہے۔ اگرچہ اس زبان پر دراوڑی، سنسکرت، یونانی، ترکی، ایرانی اور دیگر قدیم زبانوں اور ثقافتوں کے اثرات نمایاں ہیں۔ تاہم عربی اور فارسی سے کافی متاثر ہے۔ انگریزی دور میں انگریزی زبان کے بھی بے شمار لفظ سندھی زبان میں شامل ہوئے۔

عربی رسم الخط:

مسلمانوں کی آمد کے بعد اس میں عربی زبان کے الفاظ شامل ہوئے اس کے علاوہ فارسی، ترکی زبانوں کے اثرات بھی نمایاں ہیں۔ سندھی عربی رسم الخط میں لکھی جاتی ہے۔

قرآن پاک کا سندھی میں ترجمہ:

جنوبی ایشیا میں مسلمانوں کے ابتدائی دور میں سندھی ہی ایک ایسی مقامی زبان تھی جس میں دنیا میں سب سے پہلے قرآن پاک کا ترجمہ کیا گیا۔ سندھی زبان میں صوفیانہ شاعری کو صوبہ سندھ کے علاوہ پاکستان کے دوسرے صوبوں میں بھی بہت پسند کیا جاتا ہے۔

عظیم شعراء:

شاہ عبدالطیف بھٹائیؒ اور حضرت سچل سرمستؒ کے نام صوفیانہ شاعری میں سرِ فہرست ہیں۔ سندھی میں علم و ادب کا بیش بہا خزانہ موجود ہے۔

لہجے:

پنجابی کی طرح سندھی بھی صرف ایک لہجے میں نہیں بولی جاتی بلکہ صوبے کے مختلف حصوں میں بولی جانے والی سندھی کے لہجوں میں فرق ہے۔ اس زبان کے مشہور لہجوں میں لاڑی، کیچی، وچولی، کاٹھیاواڑی اور تھری کی بولیاں رائج ہیں جبکہ بلوچستان میں گنداوی، فکری اور کیچی وچولی، نوری اور کاٹھیاواڑی کے لہجوں میں سندھی زبان بولی جاتی ہے۔ تاہم اس کا معیاری لہجہ ساہتی علمی، ادبی اور ثقافتی لحاظ سے بہتر ہے۔

سندھ کی تدریسی اور دفتری زبان:

سندھ یونیورسٹی جام شورو میں سندھی زبان کا شعبہ ہے جس میں سندھی زبان کی اعلیٰ تعلیم دی جاتی ہے۔ سکولوں اور کالجوں میں سندھی زبان

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

پڑھائی جاتی ہے۔طلبا و طالبات کو بورڈ اور یونیورسٹی کے امتحانات سندھی زبان میں دینے کی اجازت ہے۔صوبہ سندھ میں نچلی سطح کی عدالتوں میں سندھی زبان میں کارروائی ہوتی ہے۔

سندھ ادبی بورڈ اور سندھی ادب:

حکومت سندھ نے سندھی زبان کی ترقی کے لیے سندھی ادبی بورڈ قائم کیا ہوا ہے جس کی وجہ سے سندھی ادب میں بیش بہا اضافہ ہو رہا ہے اور اس زبان کی ترقی کے لیے اہم کردار ادا کر رہا ہے۔قیامِ پاکستان کے بعد جدید افسانہ، ڈرامہ نگاری، ادبی تحقیق اور دوسرے علمی میدانوں میں اس زبان میں خاصا کام ہوا۔

3۔ پشتو

قدیم زبان:

صوبہ سرحد اور قبائلی علاقوں میں پشتو زبان صدیوں سے بولی جا رہی ہے۔پاکستان کی دوسری علاقائی زبانوں کی طرح پشتو پر بھی عربی اور فارسی زبانوں کا اثر ہے۔اگرچہ یہ بھی بہت قدیم زبان ہے لیکن پشتو ادب کا آغاز بہت بعد میں ہوا۔اس کے بولنے والوں کو پشتون یا پختون کہا جاتا ہے۔اس زبان کی ابتداء تقریباً 5 ہزار سال قبل افغانستان کے علاقے باختر یا بخت میں ہوئی تھی اور اسی مناسبت سے اسے پختو اور بعد میں پشتو کا نام دیا گیا۔

پشتو زبان کی پہلی کتاب:

پشتو نثر کی پہلی کتاب آٹھویں صدی عیسوی کے آخری عشروں میں لکھی گئی اس کتاب کا نام "پٹہ خزانہ" ہے۔

پشتو زبان کا پہلا شاعر:

پشتو زبان کا پہلا شاعر امیر کروڑ کو سمجھا جاتا ہے جو تقریباً ایک ہزار سال پہلے گزرے ہیں۔

پشتو پر تصوف کا رنگ:

پاکستان کی دوسری زبانوں کی طرح ابتدا میں پشتو پر بھی تصوف کا رنگ غالب تھا۔بعد میں شاعری اور نثر نگاری کی دوسری اصناف میں خوب ترقی ہوئی۔محققین کو "تذکرۃ الاولیاء" کے نام سے ایک قدیم تصنیف ملی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دور کے پشتو شعراء نے حمد و نعت کو اپنا موضوع بنایا۔یہ کتاب 1200ء میں لکھی گئی۔محمود غزنوی کے دور میں سیف اللہ نامی ایک شخص نے باقاعدہ طور پر پشتو کے حروف تہجی تیار کیے۔

عظیم شعراء:

امیر کروڑ، کاظم خاں شیدا، رحمان بابا اور خوشحال خان خٹک اور حمزہ خان شینواری اس زبان کے مایہ ناز شاعر ہیں۔ان کا کلام بڑے ذوق و شوق سے پڑھا اور سنا جاتا ہے۔ان شعراء نے عشقِ حقیقی، عشقِ مجازی، حریت، غیرت وغیرہ کو اپنا موضوع بنایا۔

جدید پشتو ادب اور پشتو اکیڈمی:

موجودہ دور میں پشتو کے علمی و ادبی سرمایہ میں وسعت ہوئی۔نظم اور نثر کی مختلف اصناف میں تسلسل سے کام ہو رہا ہے۔اس زبان میں کئی رسائل بھی چھپتے ہیں۔پشاور یونیورسٹی میں ایک ادارہ پشتو اکیڈمی کے نام سے قائم ہے جو زبان و ادب کی خدمات انجام دیتا ہے۔اعلیٰ تعلیم کی سہولتیں مہیا کرنے کے علاوہ اعلیٰ پائے کی کتب بھی شائع کی جاتی ہیں۔

ریڈیو اور ٹیلی ویژن کا کردار:

پشاور ٹیلی ویژن اور ریڈیو بھی پشتو زبان و ادب کے پھیلاؤ میں بڑا اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر بے شمار پشتو زبان

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

میں پروگرام پیش کیے جاتے ہیں جن میں ڈرامے سب سے زیادہ اہم ہیں۔ اس کے علاوہ ایک پشتو ٹی وی چینل کا آغاز بھی ہو چکا ہے۔

4۔ بلوچی

بلوچ قبائل کی زبان:

صوبہ بلوچستان کے بلوچ قبائل کی زبان بلوچی ہے۔ اس صوبہ میں بلوچی زبان کے علاوہ پشتو اور براہوی زبانیں بھی بولی جاتی ہیں۔ بلوچ اپنی معاشرت کے اعتبار سے بادیہ نشین ہیں۔

قدیم زبان:

اگرچہ بلوچی کافی پرانی زبان ہے۔ بلوچی زبان کا تعلق آریائی زبانوں کی ایرانی شاخ سے ہے۔ بلوچ دراصل ایرانی نسل ہیں۔ یہ لوگ گیارہویں صدی عیسوی میں مکران کے علاقوں میں آکر آباد ہوئے۔ جس کا نام بعد میں بلوچستان رکھا گیا۔

رزمیہ، عشقیہ اور لوک داستانیں:

بلوچی ادب میں رزمیہ (جنگ وجدل و بہادری کے قصے) اور عشقیہ شاعری کا رنگ نمایاں ہے۔ بلوچی زبان میں جتنی بھی شاعری ملتی ہے اس کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ اوّل: رزمیہ شاعری دوم: عشقیہ شاعری سوم: لوک داستانیں۔ انگریزوں کے ابتدائی دور میں بلوچستان میں ادبی تحقیقی کام شروع ہوا۔

بلوچی رسم الخط اور لہجے:

بلوچی زبان کے دو مشہور لہجے ہیں۔ سلیمانی اور مکرانی۔ بلوچستان کے مشرقی علاقوں میں بلوچی سلیمانی لہجے میں بولی جاتی ہے جبکہ مغربی حصے میں بلوچی مکرانی لہجے میں بولی جاتی ہے۔ اس کا رسم الخط روسی زبان سے ملتا ہے جو کافی بعد میں وجود میں آیا۔

قدیم شاعری:

بلوچی زبان کی قدیم شاعری کو روشناس کروانے کا کام 1840ء میں ایک انگریز مسٹر لیچ نے کیا۔ بلوچی ادب کی کلاسیکی نثر میں میر چاکر خان کے قصے مشہور و مقبول ہیں۔ انگریزوں کے دور میں جو بلوچی تخلیق کی گئی اس میں تصوف اخلاقیات اور انگریزوں کے خلاف نفرت کے عنوانات ملتے ہیں۔ اس دور کا بلند پایہ شاعر مست توکلی ہے۔

پہلا مجلّہ:

بلوچی زبان میں پہلا مجلّہ 1960ء میں شائع ہوا۔ آج کل اس زبان میں کئی رسائل شائع ہو رہے ہیں۔

بلوچی اکیڈمی اور ریڈیو ٹیلی ویژن کا کردار:

اب نظم، افسانہ اور ناول کے علاوہ ڈرامہ بھی لکھا جا رہا ہے۔ اس زبان کی ترقی کے لیے بلوچستان یونیورسٹی، بلوچ اکیڈمی کوئٹہ، ریڈیو، ٹیلی ویژن اپنی نشریات کے ذریعے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

عظیم شعراء:

مست توکلی، گل خان نصیر، مُلّا ذہیر دشتی اور ظہور شاہ ہاشمی بلوچی زبان کے عظیم شعراء تصور کیے جاتے ہیں۔

سوال 5: ہماری ثقافت کے تفریحی پہلو تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: تفریحی پہلو:

ہماری ثقافت کا اہم جز ہمارے مختلف تفریحی پہلو ہیں جن میں کھیل، مشاغل، عیدین، میلے، عرس، تہوار وغیرہ نمایاں ہیں۔ ان سے ہماری

ثقافت کی پہچان ہوتی ہے اور ان کی وجہ سے ثقافتی یکسانیت پیدا کرنے اور ثقافتی تنوع کو ختم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ پاکستان میں ہر سال کئی تہوار اور میلے منعقد ہوتے ہیں۔ تہوار اور میلے بھی ہر ثقافت کا اہم جزو ہوتے ہیں اور لوگوں کی خوشی کا سبب بنتے ہیں۔ لوگ ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے ہیں اور خوب خرید و فروخت کرتے ہیں۔ ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

کھیل:

ہماری تفریحات اور فارغ وقت کے مشاغل ملتے جلتے ہیں کھیلوں میں ہاکی، کرکٹ، سکواش، کبڈی اور کشتیاں یکساں طور پر مقبول ہیں۔ تمام علاقوں کے لوگ ان کھیلوں میں دلچسپی لیتے ہیں اس لیے انہیں قومی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔ یہ کھیل ہماری مماثل قومی ثقافت کے آئینہ دار ہیں۔ پاکستان کا قومی کھیل ہاکی ہے۔

تہوار:

ہمارے اہم مذہبی تہوار عید الفطر، عید الاضحیٰ، عید میلاد النبی ﷺ، کرسمس، ہولی اور بیساکھی ہیں۔

عید الفطر:

عید الفطر ماہ رمضان کے اختتام پر یکم شوال کو منائی جاتی ہے۔ قرآنِ پاک کے نزول کا آغاز ماہ رمضان میں ہوا تھا۔ رمضان کا پورا مہینہ روزے رکھ کر اور عبادات کرنے کے بعد مسلمان عید الفطر مناتے ہیں۔ عید الفطر پر ہر صاحبِ استطاعت مسلمان فطرانہ ادا کرتا ہے۔ اور عید کی خوشیاں مناتا ہے۔ رسماً عید کی نماز کے بعد مل کر مبارکباد دی جاتی ہے۔ بچوں میں عیدی بھی تقسیم کی جاتی ہے۔

عید الاضحیٰ:

عید الاضحیٰ 10 ذی الحج کو منائی جاتی ہے۔ یہ عید اس عظیم قربانی کی یاد میں منائی جاتی ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پیش کی۔ ان دونوں عیدوں پر لوگ نئے یا صاف کپڑے پہنتے ہیں۔ نماز عید پڑھنے کے بعد عزیزوں، رشتہ داروں اور دوستوں سے ملتے ہیں۔ آپس میں تحائف کا تبادلہ ہوتا ہے مختلف قسم کے کھانے پکائے جاتے ہیں غرباء اور مساکین کی مدد کی جاتی ہے تاکہ وہ بھی عید کی خوشیوں میں شامل ہو سکیں۔ عید الاضحیٰ کے روز ہر صاحب حیثیت جانور کی قربانی دے کر عزیزوں، دوستوں، اہل محلّہ اور مساکین میں گوشت تقسیم کرتا ہے۔

عید میلاد النبی ﷺ:

عید میلاد النبی ﷺ کا تہوار 12 ربیع الاوّل کو بڑے مذہبی جوش و خروش اور عقیدت سے منایا جاتا ہے۔ اس روز حضرت محمد ﷺ کی ولادت کی خوشی منائی جاتی ہے۔ بازاروں، محلوں اور گھروں کو خوبصورتی سے سجایا جاتا ہے۔ جلسے، جلوس اور میلاد شریف منعقد کیے جاتے ہیں اور میٹھی اشیا یا پکوان پکا کر بانٹے جاتے ہیں۔

کرسمس:

یہ ہمارے ملک میں عیسائی اقلیت کا مذہبی تہوار ہے یہ تہوار پچیس دسمبر کو منایا جاتا ہے اس روز یہ لوگ نئے کپڑے پہنتے ہیں گرجوں میں جا کر ملکی سلامتی کی دعائیں مانگتے ہیں۔ عیسیٰ کی سیرت بیان کی جاتی ہے، خوشیاں منائی جاتی ہیں اور دعوتوں کا اہتمام ہوتا ہے۔

ہولی:

یہ ہمارے ملک میں بسنے والی ہندو اقلیت کا تہوار ہے اس روز یہ لوگ ایک دوسرے پر رنگ پھینکتے ہیں اور خوشیاں مناتے ہیں۔

TopStudyWorld.com

بیساکھی:

یہ ہمارے ملک میں بسنے والی سکھ اقلیت کا تہوار ہے اس روز یہ لوگ خوشیاں مناتے ہیں اور اپنی عبادتگاہوں میں جا کر مذہبی رسومات ادا کرتے ہیں۔ دنیا بھر سے سکھ یاتری پاکستان میں آتے ہیں۔

عرس، نمائشیں اور جشن:

دیہات کے ساتھ ساتھ بلدیاتی علاقوں (شہروں) میں بھی موسموں کی تبدیلی کے ساتھ عرسوں، نمائشوں اور جشنوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ان میں علاقائی ثقافتی تنوع کو پیش کیا جاتا ہے جو شہروں میں رہائش پذیر خاندانوں اور نئی نسل کے لیے معلومات اور تفریح کا مؤثر ذریعہ ثابت ہوتے ہیں۔ ان میں ملکی اور غیر ملکی اہم شخصیات شامل ہوتی ہیں۔ بعض نمائشیں ہفتہ وار بنیادوں پر جاری رہتی ہیں اور ملک کے دور دراز علاقوں سے لوگ ان کو دیکھنے کے لیے آتے ہیں۔ قومی صنعتی نمائشوں سے مصنوعات کا تعارف بھی ہوتا ہے اور اشیاء فیکٹری ریٹ پر دستیاب ہوتی ہیں۔ کھانے پینے کی اشیاء اور تمام عمر کے لوگوں کے لیے تفریح کی سہولت بھی مہیا کی جاتی ہے۔ بچے بوڑھے، مرد و خواتین یکساں طور پر ان سے محظوظ ہوتے ہیں۔ جشنوں میں جشنِ آزادی، جشنِ فتح، جشنِ یومِ تکبیر، جشنِ بہاراں ذوق اور شوق سے منائے جاتے ہیں۔

میلے:

دیہاتی علاقوں میں ہر فصل کی کٹائی کے بعد چھوٹے چھوٹے میلے لگتے ہیں جن میں لوگ خوشیاں مناتے اور خرید و فروخت کرتے ہیں۔ یہ تمام تہوار اور میلے ہماری ثقافت کا ذریعہ اظہار اور قیمتی سرمایہ ہیں۔ ان کے ذریعے معاشرتی اور معاشی عمل بڑھتا ہے، ثقافتی تعلقات میں پھیلاؤ آتا ہے اور معاشرے میں اتحاد، وابستگی اور قربتوں کی فضا کو استحکام ملتا ہے۔

فلم، ڈرامے اور تھیٹر وغیرہ:

ہمارے تفریحی پہلوؤں میں فلم، ڈرامے اور تھیٹر وغیرہ بھی اہمیت کے حامل ہیں۔ کیونکہ ان سے نہ صرف ہماری ثقافت کی عکاسی ہوتی ہے بلکہ لوگوں کو فرصت کے لمحات میں تفریح فراہم کرنے میں نمایاں کردار کر رہے ہیں جو نہ صرف قومی زبان اُردو بلکہ علاقائی زبانوں میں بھی پیش کیے جاتے ہیں۔

ریڈیو، ٹیلی ویژن اور کیبل وغیرہ:

آج کے جدید دور میں ثقافت کی ترقی میں ریڈیو، ٹیلی ویژن اور کیبل نہ صرف اہم کردار ادا کر رہے ہیں بلکہ یہ ذرائع لوگوں کو تفریح بھی مہیا کرتے ہیں۔

شادی اور بیاہ کی رسمیں:

پاکستان کی ثقافت میں لوگوں کو تفریح مہیا کرنے کے حوالے سے شادی اور بیاہ کی رسمیں بھی شامل ہیں جو اپنے اندر ایک اچھوتا پن لیے ہوئے ہیں جن پر اسلامی رنگ صاف نظر آتا ہے۔ اسلام میں شادی کا آغاز نکاح جیسی پاکیزہ رسم سے ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ملک کے ہر حصے میں خوشی کے موقع پر لوگ اپنی بساط کے مطابق خوشی مناتے ہیں۔ پُر تکلف کھانوں کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔

سوال 6: ثقافت سے کیا مراد ہے؟ ایک جامع تعریف کی بنیاد پر تشریح کریں۔

جواب: رالف لنٹن:

ثقافت سے مراد، ''کسی بھی معاشرے کا مجموعی طرزِ عمل ہے۔''

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

جان۔ایف سیوبر:

ایک ماہر عمرانیات جان ایف سیوبر نے ثقافت کی زیادہ جامع تعریف پیش کی ہے۔اس کے نزدیک:

''ثقافت ایک سیکھا ہوا طرزِ عمل اور اس کے نتائج سے پیدا شدہ ایک ایسا نقش ہے جو ہر لحہ تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ یہ معاشرے کے مختلف افراد کے درمیان رواج پاتی ہے۔اس میں ہر قسم کا انسانی رویہ، اقدار، علوم اور مادی اشیاء شامل ہیں۔''

ڈاکٹر جمیل جالبی:

کسی معاشرے کے افراد کے عقائد، رسوم ورواج، طرزِ رہن سہن، مادی ضروریات و وسائل اور دیگر عوامل کو ثقافت کہتے ہیں۔

تشریح:

ثقافت میں ہماری زندگی کے تمام پہلو شامل ہیں۔ ہماری زبان، طرزِ لباس، خوراک، رہائش، عادات، رسم ورواج، عقائد، طرزِ تعلیم اور تمام وہ امور شامل ہیں جن سے ہمارا واسطہ معاشرے کا رکن ہونے کے ناطے سے پڑتا ہے۔

زبان:

زبان ثقافت کا اہم حصہ ہوتی ہے کیونکہ زبان ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس کے ذریعے خیالات، احساسات اور محسوسات کا اظہار کیا جا سکتا ہے۔اس سے نہ صرف قوم کی شناخت ہوتی ہے بلکہ اس سے ثقافت کے ترقی یافتہ ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ بھی کیا جاتا ہے۔زبان میں قومی زبان اور علاقائی زبانوں کو بھی بہت اہمیت حاصل ہوتی ہے۔

لباس:

ثقافت کا اہم حصہ لباس ہوتے ہیں پورے ملک میں رہنے والے لوگ جو اپنے علاقائی فرق اور آب وہوا کے فرق کی بنا پر مختلف لباس پہنتے ہیں ثقافت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اس کے ساتھ قومی لباس ملکی ثقافت میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔

فنونِ لطیفہ:

ثقافت کا ایک اہم پہلو فنونِ لطیفہ ہیں۔فنونِ لطیفہ سے مراد عام طور پر مصوری، خطاطی، فنِ تعمیر، موسیقی اور ہر قسم کے فن وعلم شامل ہوتے ہیں۔ ہر قوم کی ثقافت کی پہچان میں فنونِ لطیفہ کو نمایاں مقام حاصل ہوتا ہے کیونکہ فنونِ لطیفہ کو ہی دیکھ کر ہم کسی ثقافت کے ترقی یافتہ ہونے کا فیصلہ کرتے ہیں۔

دستکاریاں:

ملک کے تمام علاقوں میں دستکاریوں کا عمدہ کام ہوتا ہے۔دستکاریوں کو ملکی ثقافت میں نمایاں مقام حاصل ہوتا ہے۔دستکاروں کی مہارتوں کی وجہ سے نسل درنسل مختلف اشیاء سامنے آتی ہیں جن میں صفائی اور نفاست عام ہوتی ہے۔

رواج، اقدار اور معاشرتی زندگی کے دیگر پہلو:

ملکی ثقافت میں ہر طرح کے رواج، اقدار اور معاشرتی زندگی کے دیگر تمام پہلو شامل ہوتے ہیں کیونکہ ثقافت کی تشکیل کرتے وقت ان پہلوؤں کو مدِ نظر رکھا جاتا ہے۔

تہوار، میلے اور عیدین وغیرہ:

ثقافت کا ایک اہم پہلو تہوار، میلے اور عیدین ہوتی ہیں جن میں تمام لوگ بھرپور حصہ لیتے ہیں جن میں نہ صرف علاقائی ثقافتوں کو عام کرنے میں مدد ملتی ہے بلکہ ان کی وجہ سے ملکی ثقافت کو بھی نمایاں مقام حاصل ہوتا ہے۔

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

افراد کی مجموعی سوچ:

ثقافت لوگوں کی مجموعی سوچ سے پیدا ہوتی ہے۔ زبان علم و تربیت سے بتدریج پروان چڑھتی ہے۔ تصورات اور انسانی کردار کی شکل میں موجود ہوتی ہے۔

ثقافت پر جغرافیائی ماحول کا اثر:

ہر ثقافت میں طرزِ عمل کے کچھ نمونے ایک مخصوص، جغرافیائی ماحول میں نشوونما پاتے ہیں۔ ہر ثقافت کا اپنا مخصوص علاقہ اور مزاج ہوتا ہے۔ بعض ممالک میں متنوع اقدار رائج ہوتی ہیں۔ قیام پاکستان سے قبل برصغیر میں مختلف اقدار پر مشتمل مسلم ثقافت اور ہندو ثقافت دو بڑی ثقافتوں کی حیثیت سے موجود تھیں۔

اسلامی ثقافت:

بعض ثقافتیں ایک سے زیادہ ممالک میں پھیلی ہوتی ہیں جیسے مسلم ثقافت جو کئی براعظموں میں پھیلی ہوئی ہے تمام مسلمان ممالک کی ثقافت میں مکمل یکسانیت تو نہیں اور ہو بھی نہیں سکتی کیونکہ ان ممالک کے جغرافیائی حالات ایک جیسے نہیں ہیں۔ تاہم ان ثقافتوں میں اسلامی تشخص مشترک ہے۔ مختلف ثقافتوں میں پائی جانے والی بعض اقدار ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتی رہتی ہیں۔ جدید ذرائع ابلاغ اور ذرائع رسل و رسائل کی وجہ سے کوئی ثقافت دنیا سے بالکل علیحدہ رہ کر ترقی نہیں کر سکتی۔ باہمی ربط اور اثرات سے ثقافتوں میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مختلف ثقافتوں کے روابط سے نئی اقدار جنم لیتی ہیں۔

برصغیر میں اسلامی ثقافت کے اثرات:

مسلمانوں کی آمد سے برصغیر میں نئی اقدار متعارف ہوئیں جو اپنی ہیئت اور روح کے اعتبار سے مقامی ثقافت سے بہت مختلف تھیں۔ ان اقدار (توحید، رسالت، مساوات، اُخوت) نے اپنے تشخص کو ہمیشہ برقرار رکھا اور برصغیر کے کونے کونے میں مقبول ہوئیں، یہی اقدار پاکستان کا ورثہ اور اس کی ثقافت کی بنیاد ہیں۔

پاکستانی ثقافت:

پاکستان برصغیر کے جس حصے میں واقع ہے تاریخ میں یہاں پر کبھی منگول اور آریار ہتے تھے جو کہ وسطی ایشیاء سے آئے اور اس کے کچھ دیر بعد بدھ مت بھی یہاں کا مرکزی مذہب رہا ہے۔ اس لیے پاکستان کی ثقافت میں ان تمام قوموں کی ثقافت کا رنگ نمایاں ہے۔ اس کے علاوہ ترکی، عرب، عراق، ایران، افغانستان اور یہاں کی مقامی ثقافتوں کا رنگ بھی نظر آتا ہے جبکہ اس پاکستانی ثقافت کی اصل بنیاد اسلامی ثقافت ہے۔ اس طرح پاکستانی ثقافت مختلف ثقافتوں کا مجموعہ قرار دی جا سکتی ہے۔

سوالات کے مختصر جوابات

مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجیے۔

س1: پانچ ایسے بزرگان دین اور صوفیائے کرام کے نام تحریر کریں جنہوں نے اپنے خیالات کے اظہار اور تبلیغ کے لیے پنجابی زبان کو اپنایا۔
(لاہور بورڈ 2010ء)

ج: پنجابی زبان کے علم و ادب کی نشاندہی محمود غزنوی کے زمانے سے ہوتی ہے اس سلسلے میں حضرت بابا فرید گنج شکر کا نام آتا ہے۔ اس خطے کے بیشتر بزرگان دین اور صوفیائے کرام نے اپنے خیالات کے اظہار اور تبلیغ کے لیے اس زبان کو اپنایا۔ بابا فرید گنج شکرؒ، شاہ حسینؒ، سلطان باہوؒ،

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

بلھے شاہؒ، وارث شاہؒ، خواجہ فریدؒ اور فضل شاہؒ نے پنجابی میں شاعری کے ذریعے اس زبان کو ہر دل عزیز بنایا۔

س2: موجودہ دور میں پشتو زبان کے علمی و ادبی سرمایہ میں وسعت کے لیے کیا کام ہو رہا ہے؟ (لاہور بورڈ 11-2010ء)

ج: موجودہ دور میں پشتو کے علمی و ادبی سرمایہ میں وسعت ہوئی ہے نظم اور نثر کی مختلف اصناف میں تسلسل سے کام ہو رہا ہے۔ اس زبان میں کئی رسائل بھی چھپتے ہیں۔ پشاور یونیورسٹی میں ایک ادارہ پشتو اکیڈمی کے نام سے قائم ہے جو زبان و ادب کی خدمات انجام دیتا ہے۔ اعلیٰ تعلیم کی سہولتیں مہیا کرنے کے علاوہ اعلیٰ پائے کی کتب شائع کی جاتی ہیں۔ پشاور ٹیلی ویژن اور ریڈیو بھی پشتو زبان و ادب کے پھیلاؤ میں بڑا اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر بے شمار پشتو زبان میں پروگرام پیش کیے جاتے ہیں جن میں ڈرامے سب سے زیادہ اہم ہیں۔ اس کے علاوہ ایک پشتو ٹی وی چینل کا آغاز بھی ہو چکا ہے۔

س3: ثقافت کی تعریف کریں۔ (لاہور بورڈ 10-2009ء)

ج: ثقافت سے مراد "کسی بھی معاشرے کا مجموعی طرزِ عمل ہے۔" (رالف لنٹن)

اس طرزِ عمل میں ہماری زندگی کے تمام پہلو شامل ہیں۔ ہماری زبان، طرزِ لباس، خوراک، رہائش، عادات، رسم و رواج، عقائد، طرزِ تعلیم اور تمام وہ امور شامل ہیں جن سے ہمارا واسطہ معاشرے کا رکن ہونے کے ناطے سے پڑتا ہے۔

س4: عید الاضحیٰ کب اور کیوں منائی جاتی ہے؟ (لاہور بورڈ 11-2010ء)

ج: عید الاضحیٰ 10 ذی الحج کو منائی جاتی ہے۔ یہ عید اُس عظیم قربانی کی یاد میں منائی جاتی ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پیش کی۔

س5: ہمارے مقبول کھیل کون کونسے ہیں؟ (لاہور بورڈ 11-2010ء)

ج: ہماری تفریحات، کھیل اور مشاغل ہمارے مشترکہ ثقافتی ورثے کا اظہار کرتے ہیں۔ پاکستان کا قومی کھیل ہاکی ہے جبکہ پورے ملک میں کرکٹ، فٹ بال، والی بال، سکوائش، کبڈی، سنوکر، گالف، کشتیاں، گھڑ سواری اور نیزہ بازی وغیرہ یکساں مقبول ہیں۔

س6: میلوں، عرسوں، نمائشوں اور جشنوں کا اہتمام کیوں کیا جاتا ہے؟ (لاہور بورڈ 2010ء)

ج: دیہات کے ساتھ ساتھ بلدیاتی علاقوں (شہروں) میں بھی موسموں کی تبدیلی کے ساتھ عرسوں، نمائشوں اور جشنوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ان میں علاقائی ثقافتی تنوع کو پیش کیا جاتا ہے جو شہروں میں رہائش پذیر خاندانوں اور نئی نسل کے لیے معلومات اور تفریح کا موثر ذریعہ ثابت ہوتے ہیں۔ ان میں ملکی اور غیر ملکی اہم شخصیات شامل ہوتی ہیں۔ بعض میلے اور نمائشیں ہفتہ وار بنیادوں پر جاری رہتی ہیں اور ملک کے دور دراز علاقوں سے لوگ ان کو دیکھنے کے لیے آتے ہیں۔ صنعتی نمائشوں سے مصنوعات کا تعارف بھی ہوتا ہے اور اشیاء فیکٹری ریٹ پر بھی دستیاب ہوتی ہیں۔ کھانے پینے کی اشیاء اور تمام عمر کے لوگوں کے لیے تفریح کی سہولت بھی مہیا کی جاتی ہے۔ بچے بوڑھے، مرد و خواتین یکساں طور پر محظوظ ہوتے ہیں۔

س7: اسلامی نقطۂ نظر سے لباس کیسا ہونا چاہیے؟ (لاہور بورڈ 2009ء)

ج: اسلامی نقطۂ نظر سے لباس کے انتخاب کے بنیادی اصول سادگی اور ستر پوشی ہیں۔ انہیں اکثر پیشِ نظر رکھا جاتا ہے۔

س8: فنونِ لطیفہ سے کیا مراد ہے؟

ج: فنونِ لطیفہ سے مراد وہ علوم و فنون ہیں جس میں عام طور پر مصوری، خطاطی، فنِ تعمیر، سنگ تراشی، ڈرامہ، فلم اور موسیقی کو شامل کیا جاتا ہے۔

TopStudyWorld

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

س9: بلوچی زبان کی ترقی کے لیے کیا کام ہو رہا ہے؟

ج: بلوچی زبان میں نظم، افسانہ اور ناول کے علاوہ ڈرامہ بھی لکھا جا رہا ہے۔ اس زبان کی ترقی کے لیے بلوچستان یونیورسٹی، بلوچی اکیڈمی، کوئٹہ ریڈیو اور کوئٹہ ٹیلی ویژن اپنی نشریات کے ذریعے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

س10: پشتو زبان کے حوالے سے چار شعرا کے نام لکھیں۔ (لاہور بورڈ 2009ء)

ج: امیر کروڑ، کاظم خان شَیدا، رحمان بابا اور خوشحال خان خٹک اور حمزہ خان شینواری اس زبان کے مایہ ناز شاعر ہیں۔ ان کا کلام بڑے ذوق و شوق سے پڑھا اور سُنا جاتا ہے۔ ان شعراء نے عشقِ حقیقی، عشقِ مجازی، حرّیت، غیرت وغیرہ کو اپنا موضوع بنایا۔

س11: جان ایف سیوبر نے ثقافت کی کیا تعریف کی ہے؟

ج: ایک ماہر عمرانیات جان ایف سیوبر نے ثقافت کی زیادہ جامع تعریف پیش کی ہے۔ اس کے نزدیک:

''ثقافت ایک سیکھا ہوا طرزِ عمل اور اس کے نتائج سے پیدا شدہ ایک ایسا نقش ہے جو ہر لمحہ تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ یہ معاشرے کے مختلف افراد کے درمیان رواج پاتی ہے۔ اس میں ہر قسم کا انسانی رویہ، اقدار، علوم اور مادی اشیاء شامل ہیں۔''

س12: پاکستانی ثقافت کی بنیاد کس ثقافت پر رکھی گئی ہے؟

ج: پاکستانی ثقافت کی بنیاد اسلام کے سنہری اصولوں پر رکھی گئی ہے۔ مسلمان جنوبی ایشیاء میں اسلام کی شمع لے کر آئے اور یہاں کے لوگوں کو ایک مرکزی نظامِ حیات دیا جس میں توحید، مساوات، اخوت، انصاف اور سچائی کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ اس نظامِ حیات نے مقامی باشندوں کو بہت متاثر کیا اور تھوڑے ہی عرصے میں اسلام جنوبی ایشیا کے کونے کونے میں پہنچ گیا۔

س13: پاکستان کے ثقافتی ورثے کے اظہار کے لیے شاعروں نے کیا خدمات سرانجام دیں؟

ج: ہمارے مشترکہ ثقافتی ورثے کا اظہار علاقائی شاعری اور ادب کی ان قدروں کے ذریعے سے ہوتا ہے جو تمام علاقوں کے ادب میں یکساں طور پر موجود ہیں۔ تصوّف، انسانیت، صلح و انصاف، محبت اور باہمی تعاون کا درس قومی اور صوبائی زبانوں کے ادیبوں اور شاعروں کی تحریروں میں ملتا ہے۔ ان شاعروں میں سلطان باہوؒ، بلھے شاہؒ، وارث شاہؒ (پنجاب سے)، شاہ عبدالطیف بھٹائیؒ، سچل سرمستؒ (سندھ سے)، رحمان باباؒ (سرحد سے) اور گل خان نصیرؒ (بلوچستان سے) شامل ہیں۔ ان سب بزرگوں نے محبت، الفت اور اخوت کا ایک جیسا سبق دیا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ ایک ہی پیغام ایک ہی بزرگ نے مختلف زبانوں میں دیا ہو۔ اس طرح بنیادی طور پر ثقافت کی مماثلت کا رنگ ہی اُبھرتا ہے۔

س14: ثقافت کے تسلسل کے لیے بچوں کے اذہان کی تربیت کس طرح کی جاتی ہے؟

ج: ثقافت کے تسلسل کے لیے بچوں کے اذہان کی قومی خطوط پر تربیت کی جاتی ہے اور مماثل، مشترک ثقافتی اقدار ان کو ذہن نشین کروائی جاتی ہیں۔ تعلیمی نظام اور پڑھائے جانے والے مضامین اور موضوعات بھی ثقافتی مماثلتوں پر توجہ مرکوز کرنے کا باعث ہوتے ہیں۔ اس سے مشترکہ ثقافتی قدروں کو فروغ ملتا ہے۔ اسی لیے نظامِ تعلیم کے اہم خدوخال کو تشکیل دینے کی ذمہ داری وفاقی حکومت نے اپنے پاس رکھی ہے۔ اس سے قوم کی نظریاتی سمت درست رہے گی اور نئی نسل کا مقامی ثقافتی ورثے سے لگاؤ بھی قائم رہے گا۔

س15: پاکستان میں ثقافتی تنوع کی وجوہات بیان کریں۔

ج: پاکستان کے مختلف علاقوں کے جغرافیائی حقائق اور آب و ہوا میں فرق کی وجہ سے مختلف علاقوں میں رہنے والے لوگوں کے رہن سہن، لباس، رسم و رواج اور فنون میں تنوع ہے۔ اس تنوع کی وجہ سے ہماری ثقافت کا دامن وسیع ہوگیا ہے اور ساخت و ہیئت کے اعتبار سے ہماری ثقافت رنگین ہوگئی ہے۔

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

س16: پاکستان میں لباس کے انتخاب کے لیے کن باتوں کو مدِ نظر رکھا جاتا ہے؟

ج: لباس کے انتخاب پر موسمی حالات کا گہرا اثر ہوتا ہے۔ سرد اور گرم آب و ہوا کے علاقوں میں ایک جیسا لباس استعمال نہیں کیا جا سکتا اور لباس کے انتخاب کے وقت علاقے کی آب و ہوا، موسمی حالات اور وہاں پر مقبول ثقافتی طرزِ عمل کو مدِ نظر رکھا جاتا ہے۔

س17: پاکستان کے مختلف علاقوں میں کون کونسے لباس استعمال ہوتے ہیں؟

ج: **شمالی علاقے:**

شمالی علاقوں میں جہاں سردی زیادہ ہوتی ہے عام طور پر موٹے کپڑے کا لباس استعمال کیا جاتا ہے جبکہ موسم گرما میں زیادہ گرمی نہ ہونے کی وجہ سے عام کپڑے استعمال ہوتے ہیں۔

پنجاب: پنجاب میں گرمیوں میں باریک اور سردیوں میں موٹا اونی لباس پہنا جاتا ہے۔

سندھ اور بلوچستان: صوبہ سندھ اور بلوچستان میں بھی علاقائی اور موسمی ضروریات کے مطابق لباس کا انتخاب کیا جاتا ہے جن علاقوں میں سخت گرمی پڑتی ہے اور لو چلتی ہے وہاں کھلا لباس زیادہ مقبول ہے۔ نیز سر اور گردن کو ڈھانپ کر رکھا جاتا ہے جبکہ سردیوں میں عموماً موٹے کپڑے استعمال کیے جاتے ہیں۔

ساحلی علاقے: ساحل سمندر کے ساتھ عام طور پر موسم یکساں رہتا ہے سردیوں میں بھی موٹے کپڑے کا استعمال کم ہی ہوتا ہے۔ جبکہ گرمیوں میں بھی زیادہ باریک کپڑے استعمال نہیں کیے جاتے۔

س18: پاکستان کا قومی لباس کونسا ہے؟

ج: مجموعی اعتبار سے دیکھا جائے تو پاکستان میں مردوں کا لباس شلوار اور قمیض ہے۔ سر پر ٹوپی رکھنے یا پگڑی باندھنے کا رواج بھی ہے۔ کالی اچکن، شیروانی اور کالی واسکٹ بھی پہنی جاتی ہے اور سر پر جناح کیپ ہمارے قومی لباس کا حصہ ہے۔ خواتین عموماً شلوار اور قمیض کے ساتھ دوپٹہ یا چادر اوڑھتی ہیں۔

س19: پنجاب میں مردوں اور خواتین کا لباس کون سا ہے؟

ج: پنجاب کے اکثر اضلاع میں تہبند اور کرتے کا رواج عام ہے۔ اس کے علاوہ کوٹ اور پتلون کا استعمال اعلیٰ تعلیم یافتہ حلقوں میں ہوتا ہے۔ پاکستان میں خواتین عموماً شلوار اور قمیض کے ساتھ دوپٹہ یا چادر اوڑھتی ہیں۔ پنجاب کے دیہی علاقوں میں خواتین تہبند اور قمیض کا استعمال بھی کرتی ہیں لیکن اس کا رواج اب قدرے کم ہو رہا ہے۔ پاکستان میں بعض علاقوں میں ساڑھی بھی مقبول ہے۔ کسی تہوار اور خوشی کے موقع پر رنگ برنگے قدیم روایتی اور غمی کے موقع پر سادہ لباس استعمال کیا جاتا ہے۔

س20: پاکستان میں ادیبوں، شاعروں اور مصوروں نے فنون لطیفہ کی ترقی کے لیے کیا کردار ادا کیا ہے؟

ج: فنون لطیفہ کے شعبوں میں پاکستان نے کافی ترقی کی ہے اور بہت کام ہوا ہے۔ نامور ادیبوں، شاعروں، مصوروں، محققین اور مصنفین نے نہ صرف علمی اور ادبی ورثے کی روایات کی حفاظت کی ہے بلکہ اس قومی سرمایہ میں قابل ذکر اضافہ بھی کیا ہے۔ یہ ہمارا گراں قدر ثقافتی ورثہ ہے۔ قیام پاکستان کے بعد مصوروں نے اعلیٰ پائے کی مصوری کی۔ خطاطوں نے قرآن پاک کی آیات کو نہایت خوبصورت اور اچھوتے انداز میں تحریر کیا۔ نئی اور خوبصورت عمارات بھی تعمیر کی ہیں جن میں مسلمانوں کے روایتی فن تعمیر کے نمونوں کی عکاسی ہوتی ہے۔ موسیقی کے شعبہ میں بھی مسلمان فن کاروں نے نئے نئے تجربات کیے ہیں۔ ڈرامہ نگاری، تھیٹر اور سٹیج نے بھی ترقی کی۔ ٹیلی ویژن کے تعارف کے بعد فنون لطیفہ کی ترقی میں اضافہ ہوا ہے۔

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

س21: دستکاری سے کیا مراد ہے؟

ج: دستکاری سے مراد وہ پیداواری یا صنعتی عمل ہے جو مزدور یا دستکار خود اپنے ہاتھوں سے انجام دیتے ہیں۔ ان میں لوہے کا کام، سونے اور چاندی کا کام، لکڑی کا کام، ہاتھ سے بنے ہوئے قالین وغیرہ کا کام شامل ہے۔

س22: پاکستان میں دستکاری کا کام کس طرح انجام پاتا ہے؟

ج: ملک کے تمام علاقوں میں دستکاری کا عمدہ کام نسل درنسل ہو رہا ہے اور ایک ہی خاندان کے افراد کے ہاتھوں میں رہتا ہے۔ زیادہ تر کام خواتین گھروں میں کرتی ہیں جن کے کام میں صفائی اور نفاست ہوتی ہے۔ بعض اشیاء مرد اور خواتین مل کر تیار کرتے ہیں۔

س23: سندھ دستکاری کے کس کام کی وجہ سے شہرت رکھتا ہے؟

ج: سندھ میں لباس پر شیشے لگانے کا نہایت نفیس کام ہوتا ہے۔ سندھی اُجرک (رنگ دار اور خوبصورت چادر) بہت مشہور ہے۔ اس کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں۔ کراچی میں سیپیوں کے زیور اور آرائش کی چیزیں نیز پتھر کا سامان بھی بنایا جاتا ہے۔

س24: بلوچستان اور سرحد کی شہرت دستکاری کے کس کام کی وجہ سے ہے؟

ج: بلوچستان اور سرحد میں کڑھائی کا اعلیٰ کام ہوتا ہے، یہاں لباس پر شیشے کا کام بھی ہوتا ہے۔

س25: پنجاب دستکاری کے کس کام کی وجہ سے شہرت رکھتا ہے؟

ج: پنجاب کی دستکاری کی صنعت کافی ترقی یافتہ ہے۔ ملتان میں اُونٹ کی کھال کے لیمپ شیڈز اور دیگر اشیاء معیار کے لحاظ سے اعلیٰ پایہ کی ہیں۔ مینا کاری والے ظروف بنانے میں بہاول پور اور ملتان کو شہرت حاصل ہے۔ چنیوٹ ان مقامات میں سرفہرست ہے جہاں لکڑی کے فرنیچر پر کھدائی کا عمدہ کام ہوتا ہے۔ غرضیکہ پاکستان کے بیشتر چھوٹے بڑے شہروں اور دیہاتوں میں دستکاریوں کے مراکز قائم ہیں اور عمدہ معیار کی مصنوعات تیار کی جارہی ہیں جن سے ہماری ثقافت کو فروغ مل رہا ہے اور ساتھ ہی ساتھ لوگوں کو روزگار مہیا ہو رہا ہے۔ ان مصنوعات کو بیرون ملک بھجوا کر زرِمبادلہ بھی کمایا جارہا ہے۔

س26: زبان سے کیا مراد ہے؟

ج: زبان ثقافت کا اہم حصہ ہے کیونکہ خیالات، احساسات اور محسوسات کے اظہار کے لیے زبان اہم ترین ذریعہ ہے۔ زبان کسی بھی قوم کی شناخت کا ایک اہم ذریعہ ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر قوم اپنی زبان کو عزیز سمجھتی ہے اور اس کے فروغ کے لیے مناسب اقدامات کرتی ہے۔

س27: اُردو زبان میں کن کن زبانوں کے الفاظ شامل ہیں؟

ج: اُردو ایک ترقی پذیر زبان ہے جس کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ یہ مختلف زبانوں کے الفاظ اپنے اندر بخوبی جذب کر لیتی ہے۔ عربی، فارسی، ترکی اور جنوبی ایشیا کی مقامی زبانوں کے الفاظ کے علاوہ یورپ (انگریزی) کی کئی زبانوں کے الفاظ بھی اُردو میں رَچ بَس گئے ہیں۔ مثلاً بنگلہ، بس، سکول، کالج، ہسپتال، آپریشن، لیبارٹری، ٹیسٹ، سٹیشن، ریڈیو اور ٹی وی وغیرہ۔

س28: اُردو زبان کے ارتقاء کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

ج: اُردو زبان کی باقاعدہ ابتداء مغلوں کے دور میں ہوئی خصوصاً مغل بادشاہ جہانگیر کی فوج میں برصغیر کے مختلف علاقوں کے لوگ شامل تھے جو مختلف زبانیں بولتے تھے۔ اُن کے باہمی ملاپ سے ایک نئی لشکری زبان وجود میں آئی۔ اُردو تُرکی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی لشکر کے ہیں جس کی وجہ سے اسے پہلے اردوئے معلّیٰ اور بعد میں اُردو کہا جانے لگا۔ پاکستان میں اُردو زبان نے بہت ترقی کی ہے۔ ادیبوں اور شاعروں نے اپنی کاوشوں سے اسے

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

بہت پھیلایا ہے۔

س29: ادارہ مقتدرہ قومی زبان کس زبان کے فروغ اور ترقی کے لیے قائم کیا گیا ہے؟

ج: بیشتر دفتری اصطلاحات کا اُردو میں ترجمہ کیا جا چکا ہے۔ اس زبان کو دفتروں میں بتدریج رائج کیا جا رہا ہے۔ حکومت نے اس کام کے لیے ایک ادارہ (مقتدرہ قومی زبان) قائم کیا ہے۔

س30: قومی زبان سے کیا مراد ہے؟

ج: قومی زبان سے مراد وہ زبان ہوتی ہے جو ملکی سطح پر بین الصوبائی رابطے کے لیے استعمال کی جائے اُسے دوسری علاقائی زبانوں پر فوقیت اور برتری حاصل ہوتی ہے۔ پاکستان کی قومی زبان اُردو ہے۔

س31: قومی زبان کے فوائد بیان کریں۔

ج: ا۔ قومی زبان کے ذریعے مختلف علاقوں کے رہنے والے لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب آنے کا موقع ملتا ہے۔

۲۔ قومی زبان کی وجہ سے لوگوں میں ہم آہنگی بڑھتی ہے اور قومی اتحاد کی فضا قائم ہوتی ہے۔

۳۔ قومی زبان کو ملک کی دوسری علاقائی زبانوں پر فوقیت حاصل ہوتی ہے لیکن اس کا مطلب دوسری زبانوں کو نظرانداز کرنا نہیں ہوتا۔

۴۔ قومی زبان قوم کا مجموعی ثقافتی سرمایہ ہوتی ہے۔

۵۔ قومی زبان بین الصوبائی رابطے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

س32: پاکستان میں کون کونسی زبانیں بولی جاتی ہیں؟ یا پاکستان کی علاقائی زبانیں کون کونسی ہیں؟ یا پاکستان میں بڑی بڑی کون سی زبانیں بولی جاتی ہیں؟

ج: پاکستان میں کئی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ان میں بڑی زبانیں پنجابی، سندھی، پشتو اور بلوچی خصوصی اہمیت کی حامل ہیں۔ یہ زیادہ تر اپنے اپنے علاقوں اور صوبوں کی نمائندگی کرتی ہیں انہیں صوبائی زبانیں کہتے ہیں۔ یہ اپنے علاقوں کی ثقافت کے اظہار کا ذریعہ ہیں۔ اس کے علاوہ سرائیکی اور براہوی محدود پیمانے پر بولی جاتی ہے۔

س33: اردو ہندی تنازعہ کب پیدا ہوا؟

ج: 1867ء میں اُردو، ہندی زبان کے تنازعہ سے جنوبی ایشیاء کے مسلمانوں کی سیاسی سوچ نے ایک نیا رُخ اختیار کیا جب ہندوؤں نے سنسکرت رسم الخط اور ہندی کو عدالتی زبان بنانا چاہا۔ اس واقعہ نے مسلمانوں پر واضح کیا کہ انہیں اپنے حقوق اور مفادات کی حفاظت کے لیے خود ہی علیٰحدہ خصوصی جدوجہد کرنا ہوگی۔

س34: ثقافت میں زبان کو کیا اہمیت حاصل ہوتی ہے؟

ج: زبان ثقافت کا اہم حصہ ہوتی ہے کیونکہ زبان ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس کے ذریعے خیالات، احساسات اور محسوسات کا اظہار کیا جا سکتا ہے۔ اس سے نہ صرف قوم کی شناخت ہوتی ہے بلکہ اس سے ثقافت کے ترقی یافتہ ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ بھی کیا جاتا ہے۔ زبان میں قومی زبان اور علاقائی زبانوں کو بھی بہت اہمیت حاصل ہوتی ہے۔

س35: ثقافت پر جغرافیائی ماحول کا کیا اثر ہوتا ہے؟

ج: ہر ثقافت میں طرزِ عمل کے کچھ نمونے ایک مخصوص، جغرافیائی ماحول میں نشو نما پاتے ہیں۔ ہر ثقافت کا اپنا مخصوص علاقہ اور مزاج ہوتا ہے۔ بعض ممالک میں متنوع اقدار رائج ہوتی ہیں۔ قیام پاکستان سے قبل برصغیر میں مختلف اقدار پر مشتمل مسلم ثقافت اور ہندو ثقافت دو بڑی ثقافتوں کی حیثیت سے موجود تھیں۔ بعض ثقافتیں ایک سے زیادہ ممالک میں پھیلی ہوتی ہیں جیسے مسلم ثقافت جو کئی براعظموں میں پھیلی ہوئی ہے تمام مسلمان ممالک کی ثقافت میں مکمل یکسانیت تو نہیں اور ہو بھی نہیں سکتی کیونکہ ان ممالک کے جغرافیائی حالات ایک جیسے نہیں ہیں۔

س36: برصغیر میں مسلمانوں کی آمد سے کون سی اقدار متعارف ہوئیں؟

ج: مسلمانوں کی آمد سے برصغیر میں نئی اقدار متعارف ہوئیں جو اپنی ہیئت اور روح کے اعتبار سے مقامی ثقافت سے بہت مختلف تھیں۔ ان اقدار (توحید، رسالت، مساوات، اُخوت) نے اپنے تشخص کو ہمیشہ برقرار رکھا اور برصغیر کے کونے کونے میں مقبول ہوئیں۔ یہی اقدار پاکستان کا ورثہ اور اس کی ثقافت کی بنیاد ہیں۔

س37: پنجابی زبان کے مشہور لہجے کون کونسے ہیں؟

ج: صوبہ پنجاب کے مختلف کونوں میں بولی جانے والی پنجابی کے لہجوں میں فرق ہے مثلاً پوٹھوہاری اور ماجھی کا لہجہ مشہور لہجے ہیں جبکہ ملتانی یا سرائیکی، چھاچھی، دھنی اور شاہ پوری لہجوں میں بھی پنجابی بولی جاتی ہے۔ ماجھی لہجہ معیاری لہجہ سمجھا جاتا ہے جو لاہور اور اس کے گرد و نواح کے اضلاع میں بولا جاتا ہے۔

س38: پنجابی زبان میں افسانہ، ناول اور ڈرامے کا آغاز کب ہوا؟

ج: بیسویں صدی میں پنجابی زبان میں افسانہ، ناول اور ڈرامے لکھنے کا آغاز ہوا۔ قیام پاکستان کے بعد نثر نگاری اور پنجابی شاعری نے بہت ترقی کی ہے۔ پنجابی ادب اپنے اظہار کے حوالے سے ایک بھرپور تصویر پیش کرتا ہے جس کی دنیا کے ادب میں نظیر نہیں ملتی۔

س39: پنجاب یونیورسٹی میں پنجابی زبان کی تعلیم کس سطح تک دی جاتی ہے؟

ج: صوبہ پنجاب کے سکولوں اور کالجوں میں پنجابی کو اختیاری مضمون کے طور پر پڑھایا جاتا ہے۔ پنجاب یونیورسٹی میں پنجابی زبان کا شعبہ قائم ہے جہاں ایم اے اور ڈاکٹریٹ کی سطح پر تعلیم دی جاتی ہے۔ پنجابی میں چند ادبی رسائل بھی شائع ہوتے ہیں۔

س40: پنجابی زبان کے فروغ کے لیے ریڈیو ٹیلی ویژن کے کردار پر نوٹ لکھیں۔

ج: ریڈیو اور ٹیلی ویژن پنجابی زبان کی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ بے شمار ٹی وی ڈرامے، فلمیں اور دیگر پروگرام پنجابی میں ترتیب دیئے گئے ہیں جو لوگوں کی تفریح کے ساتھ پنجابی کی ترویج میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ پنجابی زبان میں ٹی وی چینل کا بھی آغاز ہو چکا ہے۔

س41: سندھی زبان کس رسم الخط میں لکھی جاتی ہے؟

ج: سندھی عربی رسم الخط میں لکھی جاتی ہے۔ مسلمانوں کی آمد کے بعد اس میں عربی زبان کے الفاظ شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ فارسی اور ترکی زبانوں کے اثرات بھی نمایاں ہیں۔

س42: جنوبی ایشیاء میں مسلمانوں کے ابتدائی دور میں کس مقامی زبان میں سب سے پہلے قرآن پاک کا ترجمہ ہوا؟

ج: جنوبی ایشیاء میں مسلمانوں کے ابتدائی دور میں سندھی ہی ایک ایسی مقامی زبان تھی جس میں قرآن پاک کا ترجمہ کیا گیا۔ مولوی احمد

TopStudyWorld.com

ملاح اور اخوندزادہ عزیز اللہ نے قرآن پاک کا سندھی زبان میں ترجمہ کیا۔

س43: سندھی زبان کے چند عظیم شعراء کے نام لکھیں۔

ج: شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ اور حضرت سچل سرمستؒ کے نام سندھی صوفیانہ شاعری میں سرِفہرست ہیں۔ سندھی میں علم وادب کا بیش بہا خزانہ موجود ہے۔

س44: سندھی زبان کے مشہور لہجے بیان کریں۔

ج: صوبہ سندھ کے مختلف کونوں میں بولی جانے والی سندھی کے لہجوں میں فرق ہے۔ اس زبان کے مشہور لہجوں میں لاڑی، کچھی، وچولی، کاٹھاواڑی اور تھری کی بولیاں رائج ہیں جبکہ بلوچستان میں گنداوی، فکری اور کچی کے لہجوں میں سندھی زبان بولی جاتی ہے۔ تاہم اس کا معیاری لہجہ ساہتی علمی، ادبی اور ثقافتی لحاظ سے بہتر ہے۔

س45: پشتو زبان کی پہلی کتاب کب شائع ہوئی اور اس کا پہلا شاعر کس کو سمجھا جاتا ہے؟

ج: پشتو نثر کی پہلی کتاب آٹھویں صدی عیسوی کے آخری عشروں میں لکھی گئی اس کتاب کا نام پٹہ خزانہ ہے۔ پشتو زبان کا پہلا شاعر امیر کروڑ کو سمجھا جاتا ہے جو قریباً ایک ہزار سال پہلے گزرے ہیں۔

س46: بلوچستان میں کون کونسی زبانیں بولی جاتی ہیں؟

ج: صوبہ بلوچستان کے بلوچ قبائل کی زبان بلوچی ہے۔ اس صوبہ میں بلوچی زبان کے علاوہ پشتو اور براہوی زبانیں بھی بولی جاتی ہیں۔

س47: بلوچی زبان میں کن کن موضوعات پر کام ہوا ہے؟

ج: بلوچی ادب میں رزمیہ اور عشقیہ شاعری کا رنگ نمایاں ہے۔ بلوچی زبان میں جتنی بھی شاعری ملتی ہے اس کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ اوّل: رزمیہ شاعری دوم: عشقیہ شاعری سوم: لوک داستانیں۔ انگریزوں کے ابتدائی دور میں بلوچستان میں ادبی تحقیقی کام شروع ہوا۔

س48: بلوچی زبان کے مشہور لہجے کون کونسے ہیں؟

ج: بلوچی زبان کے دو مشہور لہجے ہیں۔ سلیمانی اور مکرانی۔ بلوچستان کے مشرقی علاقوں میں بلوچی سلیمانی لہجے بولی جاتی ہے جبکہ مغربی حصے میں بلوچی مکرانی لہجے میں بولی جاتی ہے۔ اس کا رسم الخط روسی زبان سے ملتا ہے جو کافی بعد میں وجود میں آیا۔

س49: بلوچی زبان کے مشہور شاعر کون تھے؟

ج: گل خان نصیر کو بلوچی زبان کا عظیم شاعر تصور کیا جاتا ہے۔

س50: تہوار اور میلے ہماری ثقافت میں کیا حیثیت رکھتے ہیں؟

ج: تہوار اور میلے ہماری ثقافت کا اہم حصہ ہیں۔ پاکستان میں ہر سال کئی تہوار اور میلے منعقد ہوتے ہیں جن پر لوگ خوشیاں مناتے ہیں، ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہیں اور خوب خرید وفروخت کرتے ہیں۔ دیہاتی علاقوں میں ہر فصل کی کٹائی کے بعد چھوٹے چھوٹے میلے لگتے ہیں۔ یہ تمام ہماری ثقافت کا ذریعہ اظہار اور قیمتی سرمایہ ہیں۔ ان کے ذریعے معاشرتی اور معاشی عمل بڑھتا ہے۔

س51: ہمارے مذہبی تہوار کون کونسے ہیں؟

ج: ہمارے اہم مذہبی تہوار عید الفطر، عید الاضحیٰ اور عید میلاد النبی ﷺ ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے ملک کی اقلیتی آبادی کے اپنے اپنے مذہبی تہوار ہیں جو جوش وخروش سے منائے جاتے ہیں۔

TopStudyWorld

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

س52: عیدالفطر کب اور کیوں منائی جاتی ہے؟

ج: عیدالفطر ماہ رمضان کے اختتام پر یکم شوال کو منائی جاتی ہے۔ قرآنِ پاک کے نزول کا آغاز ماہ رمضان میں ہوا تھا۔ رمضان کا پورا مہینہ روزے رکھ کر اور عبادات کرنے کے بعد مسلمان عیدالفطر مناتے ہیں۔ عیدالفطر پر ہر صاحبِ استطاعت مسلمان فطرانہ ادا کرتا ہے اور عید کی خوشیاں مناتا ہے۔

س53: عیدمیلادالنبی ﷺ کب اور کیوں منائی جاتی ہے؟

ج: عیدمیلادالنبیؐ کا تہوار 12 ربیع الاوّل کو بڑے مذہبی جوش و خروش اور عقیدت سے منایا جاتا ہے۔ اس روز حضرت محمدؐ کی ولادت باسعادت کی خوشی منائی جاتی ہے۔ بازاروں، محلوں اور گھروں کو خوبصورتی سے سجایا جاتا ہے۔ جلسے جلوس اور میلاد شریف منعقد کیے جاتے ہیں۔

س54: لباس پر موسمی کیفیات کا کیا اثر ہوتا ہے؟

ج: لباس کے انتخاب پر موسمی حالات کا گہرا اثر ہوتا ہے۔ سرد اور گرم آب و ہوا کے موسم میں مختلف لباس استعمال کیا جاتا ہے۔ شمالی علاقوں میں جہاں سردی زیادہ ہوتی ہے وہاں عام طور پر موٹے کپڑے پہنے جاتے ہیں۔ میدانی علاقوں میں گرمیوں میں عموماً باریک اور سردیوں میں موٹا اونی لباس پہنا جاتا ہے۔ جن علاقوں میں لُو چلتی ہے وہاں کھلا لباس استعمال ہوتا ہے۔ سر اور گردن کو ڈھانپ کر رکھا جاتا ہے۔ ساحلی علاقوں میں گرمیوں اور سردیوں کے کپڑوں میں زیادہ فرق نہیں ہے۔

س55: ہماری ثقافت کے تفریحی پہلو کون سے ہیں؟

ج: ہماری ثقافت کے تفریحی پہلوؤں میں تمام کھیل جن میں ہاکی، کرکٹ، سکوائش، گھڑ سواری، نیزہ بازی اور کبڈی وغیرہ شامل ہیں۔ ہماری ثقافت کا دوسرا اہم پہلو عیدین، میلے، عرس اور نمائشیں ہیں۔

س56: عیدین سے کیا مراد ہے؟

ج: عیدین سے مراد دو عیدیں ہیں یعنی عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ

س57: پاکستان میں ثقافتی تنوع سے کیا مراد ہے؟

ج: پاکستان میں ثقافتی تنوع سے مراد پاکستان کی ثقافت میں اختلاف پایا جاتا ہے مثلاً پاکستان کی علاقائی ثقافتیں مرکزی ثقافت سے مختلف ہیں لیکن تمام لوگ اسلام کے رشتے میں بندھے ہوئے ہیں۔

س58: بلوچی زبان کے شعراء کے نام تحریر کریں۔

ج: گل خان نصیر، مست توکلی، ظہور شاہ ہاشمی، ملّا ذہیر دشتی، اور چاکر خان رند بلوچی زبان کے مشہور شعراء ہیں۔

مندرجہ ذیل ہر سوال کے آخر میں چار ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

-1 عیدالفطر منائی جاتی ہے۔

(الف) یکم شوال (ب) یکم ذی الحج (ج) 10 ذی الحج (د) یکم محرم

-2 میناکاری والے ظروف میں کون سے شہر مشہور ہیں؟

(الف) لاہور اور قصور (ب) گجرات اور وزیرآباد (ج) ملتان اور بہاولپور (د) اوکاڑہ اور ساہیوال

-3 لکڑی کے فرنیچر پر کھدائی کا عمدہ کام کس شہر میں ہوتا ہے؟

(الف) ملتان (ب) کراچی (ج) چنیوٹ (د) بہاولپور

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

-4 ہماراقومی لباس ہے۔
(الف) کوٹ پتلون (ب) تہداور قمیض (ج) پاجامہ اور قمیض (د) شلوار قمیض

-5 پاکستان کے کس صوبے میں لباس پر شیشے لگانے کا نہایت نفیس کام ہوتا ہے؟
(الف) سندھ (ب) پنجاب (ج) سرحد (د) بلوچستان

-6 بلوچی زبان کا پہلا مجلّہ کب شائع ہوا؟
(الف) 1960ء (ب) 1965ء (ج) 1955ء (د) 1963ء

-7 پشتو اکیڈمی کے نام سے ادارہ کس یونیورسٹی میں قائم ہوا؟
(الف) پشاور یونیورسٹی (ب) کوئٹہ یونیورسٹی (ج) قائداعظم یونیورسٹی (د) پنجاب یونیورسٹی

-8 پاکستان کی قومی زبان ہے۔
(الف) اردو (ب) پنجابی (ج) سندھی (د) پشتو

-9 عید میلادالنبی ﷺ کا تہوار کب منایا جاتا ہے؟
(الف) یکم شوال کو (ب) 21 ربیع الاول کو (ج) 12 ربیع الاول کو (د) یکم ربیع الاول کو

-10 پنجابی زبان کا مشہور شاعر ہے۔
(الف) امیر کروڑ (ب) سچل سرمست (ج) خواجہ غلام فرید (د) مست توکلی

-11 کسی بھی معاشرے کے مجموعی طرزِ عمل کو کہتے ہیں۔
(الف) رسم ورواج (ب) ثقافت (ج) عقائد (د) لوگ

-12 برصغیر میں پاکستان سے قبل مختلف اقدار پر مشتمل بڑی ثقافتیں کتنی تھیں؟
(الف) پانچ (ب) چار (ج) دو (د) تین

-13 پاکستان کے کس آئین میں صرف اردو کو قومی زبان کا درجہ حاصل ہے؟
(الف) 1956ء (ب) 1973ء (ج) 1962ء (د) 1981ء

-14 پاکستان میں بین الصوبائی رابطے اور وسیلۂ تدریس کیلئے کس زبان کو استعمال کیا جا رہا ہے؟
(الف) پشتو (ب) انگریزی (ج) پنجابی (د) اردو

-15 حکومت نے اردو زبان کو دفتروں میں بتدریج رائج کرنے کیلئے کونسا ادارہ قائم کیا ہے؟
(الف) مقتدرہ علاقائی زبان (ب) مقتدرہ قومی زبان
(ج) مقتدرہ اردو زبان (د) ادارہ برائے فروغ اردو

-16 صوبہ پنجاب میں کونسی زبان بولی جاتی ہے؟
(الف) پنجابی (ب) سندھی (ج) بلوچی (د) پشتو

-17 پوٹھوہاری اور ماجھے کے لہجے کس زبان کے مشہور لہجے ہیں؟
(الف) اردو (ب) پنجابی (ج) پشتو (د) ہندی

-18 خواجہ غلام فرید، سلطان باہو اور بلھے شاہ کس زبان کے شاعر تھے؟
(الف) سندھی (ب) اردو (ج) پنجابی (د) فارسی

TopStudyWorld.com

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

-19 پنجابی بطور اختیاری مضمون پڑھائی جاتی ہے؟
(الف) سندھ میں (ب) پنجاب میں (ج) بلوچستان میں (د) سرحد میں

-20 بیشتر دفتری اصطلاحات کا ترجمہ کیا جا چکا ہے۔
(الف) پشتو میں (ب) سندھی میں (ج) پنجابی میں (د) اردو میں

-21 پنجابی زبان کا شعبہ کس یونیورسٹی میں قائم ہے؟
(الف) پنجاب یونیورسٹی (ب) سندھ یونیورسٹی (ج) پشتو اکیڈمی (د) بلوچی اکیڈمی

-22 سندھی زبان کس رسم الخط میں لکھی جاتی ہے؟
(الف) خط نستعلیق میں (ب) فارسی میں (ج) عربی میں (د) خط استوا میں

-23 جنوبی ایشیا کے ابتدائی دور میں کس مقامی زبان میں سب سے پہلے قرآن مجید کا ترجمہ کیا گیا؟
(الف) اردو (ب) پنجابی (ج) فارسی (د) سندھی

-24 شاہ عبداللطیف بھٹائی اور حضرت سچل سرمست کس زبان کے شاعر تھے؟
(الف) پنجابی (ب) سندھی (ج) بلوچی (د) پشتو

-25 صوبہ سرحد اور قبائلی علاقوں میں بولی جاتی ہے۔
(الف) پنجابی (ب) سندھی (ج) بلوچی (د) پشتو

-26 پشتو زبان میں نثر کی پہلی کتاب کس صدی کے آخری عشروں میں لکھی گئی؟
(الف) آٹھویں صدی (ب) اٹھارویں صدی (ج) نویں صدی (د) ساتویں صدی

-27 پٹہ خزانہ کس زبان کی پہلی نثر کی کتاب ہے؟
(الف) پشتو زبان (ب) پنجابی زبان (ج) سندھی زبان (د) بلوچی زبان

-28 پشتو زبان کا پہلا شاعر کس کو سمجھا جاتا ہے؟
(الف) حضرت سچل سرمست (ب) رحمان بابا (ج) امیر کروڑ (د) کاظم خان شیدا

-29 کاظم خان شیدا، رحمان بابا، خوشحال خان خٹک اور امیر کروڑ کس زبان کے شاعر تھے؟
(الف) بلوچی (ب) سندھی (ج) پنجابی (د) پشتو

-30 اردو ہندی تنازعہ کب شروع ہوا؟
(الف) 1967ء (ب) 1865ء (ج) 1867ء (د) 1877ء

-31 گل نصیر خان کس زبان کے مشہور شاعر تھے؟
(الف) سندھی (ب) بلوچی (ج) پنجابی (د) اردو

-32 ثقافت کے تسلسل کیلئے کن کے اذہان کی قومی خطوط پر تربیت کی جا رہی ہے؟
(الف) خواتین کی (ب) بچوں کی (ج) بوڑھوں کی (د) جوانوں کی

-33 پنجاب کے اکثر اضلاع میں رواج ہے۔
(الف) تہمد اور قمیض (ب) تہمد اور شرٹ (ج) کوٹ پتلون (د) شلوار قمیض

Keep Visiting TopStudyWorld.Com For Getting Great Marks in SSC, HSSC, and Entry Tests.

-34 اسلامی نقطہ نظر سے لباس کے انتخاب کے بنیادی اصول ہیں۔
(الف) نمود و نمائش (ب) سادگی اور ستر پوشی (ج) صرف سادگی (د) صرف ستر پوشی

-35 ملک کے تمام علاقوں میں نسل در نسل عمدہ کام ہو رہا ہے۔
(الف) اجرک بنانے کا (ب) قالین سازی کا (ج) دست کاری کا (د) مصوری کا

-36 اجرک مشہور چادر ہے۔
(الف) صوبہ پنجاب کی (ب) صوبہ بلوچستان کی (ج) صوبہ سندھ کی (د) صوبہ سرحد کی

-37 سیپیوں کے زیور، آرائش کی چیزیں اور پتھر کا سامان بنایا جاتا ہے۔
(الف) لاہور میں (ب) کراچی میں (ج) ملتان میں (د) پشاور میں

-38 اونٹ کی کھال کے لیمپ شیڈز بنائے جاتے ہیں۔
(الف) بہاول پور کی (ب) کراچی کی (ج) ملتان کی (د) سرحد کی

-39 تہوار اور میلے اہم جزو ہیں۔
(الف) کھیلوں کا (ب) مصوری کا (ج) زبان کا (د) ثقافت کا

-40 مسلمان پورے ماہ رمضان روزے رکھنے کے بعد مناتے ہیں۔
(الف) عیدالفطر (ب) عیدالاضحیٰ (ج) یوم عاشورہ (د) عُرس

-41 عیدالاضحیٰ منائی جاتی ہے۔
(الف) یکم شوال کو (ب) یکم ذی الحج کو (ج) 10 ذی الحج کو (د) 12 ربیع الاول کو

-42 حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی قربانی کی یاد میں کونسی عید منائی جاتی ہے؟
(الف) عیدالاضحیٰ (ب) عیدالفطر (ج) عید میلادالنبی (د) یوم عید

-43 عیدالفطر پر صاحب استطاعت دیتا ہے۔
(الف) چندہ (ب) قربانی (ج) زکوٰۃ (د) فطرانہ

-44 عید میلادالنبی ﷺ کس پیغمبر کی ولادت کی خوشی میں منائی جاتی ہے۔
(الف) حضرت محمدؐ (ب) حضرت ابراہیمؑ (ج) حضرت اسماعیلؑ (د) حضرت آدمؑ

-45 کالی اچکن، شیروانی اور کالی واسکٹ کے ساتھ کونسی چیز ہمارے قومی لباس کا اہم حصہ ہے۔
(الف) سندھی کیپ (ب) پشاوری کیپ (ج) بلوچی کیپ (د) جناح کیپ

-46 مصوری، خطاطی، فن تعمیر اور موسیقی کا شمار کن فنون میں ہوتا ہے؟
(الف) علم موسیقی (ب) علم مصوری (ج) فن تعمیر (د) فنونِ لطیفہ

-47 جنوبی ایشیاء کی قدیم زبان کونسی ہے؟
(الف) سندھی (ب) بلوچی (ج) پشتو (د) سرائیکی

-48 ہماری قومی شناخت کا ذریعہ کونسی زبان ہے؟
(الف) قومی زبان (ب) پنجابی زبان (ج) سندھی زبان (د) بلوچی زبان

-49 بلوچی زبان کی ترقی کے لئے کون سا ادارہ بلوچستان یونیورسٹی میں قائم کیا گیا ہے؟
(الف) پنجابی ادب (ب) بلوچ اکیڈمی (ج) سندھی سنگت (د) پشتو ٹپہ

TopStudyWorld.com

-50 موسمی حالات کا گہرا اثر ہوتا ہے۔
(الف) زبان کے انتخاب پر (ب) لباس کے انتخاب پر (ج) ثقافت پر (د) فن تعمیرات پر

-51 ثقافتی تنوع کی وجہ سے ہماری ثقافت کا دامن ہو گیا ہے۔
(الف) محدود (ب) وسیع (ج) ذیل (د) برابر

-52 پاکستان کا قومی لباس ہے۔
(الف) کوٹ پتلون (ب) شلوار اور قمیض (ج) دھوتی کرتہ (د) ساڑھی

-53 ہماری ثقافت کے اظہار کا ذریعہ اور قیمتی سرمایہ ہے۔
(الف) علاقائی زبانیں (ب) صوبائی زبانیں (ج) تہوار اور میلے (د) گاؤں

-54 صوبہ بلوچستان کے بلوچ قبائل کی زبان ہے۔
(الف) سندھی (ب) پنجابی (ج) بلوچی (د) پشتو

-55 ہر صاحب حیثیت قربانی کرتا ہے۔
(الف) عید میلاد النبی پر (ب) عید الفطر پر (ج) عید الاضحیٰ پر (د) یوم عاشور پر

-56 1867ء میں اردو، ہندی تنازعہ سے جنوبی ایشیاء کی کس قوم کی سیاسی سوچ نے ایک نیا رخ اختیار کیا؟
(الف) ہندوؤں (ب) سکھوں (ج) مسلمانوں (د) عیسائیوں

-57 ہر ثقافت کا اپنا مخصوص علاقہ اور ہوتا ہے۔
(الف) مزاج (ب) حلقہ (ج) انداز (د) تہوار

-58 جدید ذرائع ابلاغ اور رسل و رسائل کی وجہ سے کوئی ثقافت بالکل علیحدہ رہ کر ترقی نہیں کر سکتی۔
(الف) دنیا سے (ب) صوبے سے (ج) شہر سے (د) گاؤں سے

-59 جامشورو یونیورسٹی کس صوبے میں واقع ہے؟
(الف) پنجاب میں (ب) سندھ میں (ج) بلوچستان (د) خیبر پختونخواہ

-60 جان ایف سیو بر ماہر ہیں۔
(الف) عمرانیات کے (ب) فزکس کے (ج) کیمسٹری کے (د) تاریخ کے

جوابات

-1	الف	-2	ج	-3	ج	-4	د	-5	الف	-6	الف
-7	الف	-8	الف	-9	ج	-10	ج	-11	ب	-12	ج
-13	ب	-14	د	-15	ب	-16	الف	-17	ب	-18	ج
-19	ب	-20	د	-21	الف	-22	ج	-23	د	-24	ب
-25	د	-26	الف	-27	الف	-28	ج	-29	د	-30	ج
-31	ب	-32	ب	-33	الف	-34	ب	-35	ج	-36	ج
-37	ب	-38	ج	-39	د	-40	الف	-41	ج	-42	الف
-43	د	-44	الف	-45	د	-46	د	-47	الف	-48	الف
-49	ب	-50	ب	-51	ب	-52	ب	-53	ج	-54	ج
-55	ج	-56	ج	-57	الف	-58	الف	-59	ب	-60	الف

TopStudyWorld.com